

https://ataunnabi.blogspot.in
نظم فرشتہ مثل میلاد و روزِ کی و آیاتِ فضائل کا ایمان افروز مجموعہ

الْعَمَلُ الْمَقْبُولُ فِي مَوْلِدِ الرَّسُولِ الْبَشَرِيِّ بِه
الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ فِي مَوْلِدِ ابْنِ مَرْيَمَ الْعَلَوِيَّاتِ

مِلَادُنَامَهُ

تالیفِ لطیف

عادلہ مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی المصنی القادری کلکتہ

ترجمہ و تحقیق

مولانا محمد افروز و فتادری چریا کوٹی
دلاض یونیورسٹی کینیڈا ٹاؤن ساؤتھ افریقہ

ناشر

رفاعی مشن ناسک



For www.nafseislam.com in
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



تفصیلات

نام کتاب: ❶ العمل المقبول فی مولد الرسول۔

❷ الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات۔

عرفی نام: میلاد نامہ

تصنیف: علامہ مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی عرف میر اشرف علی واعظ

غرض و غایت: گھر آنگن میں میلاد و درود کاروان و عروج

تقدیم: مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی، دلاس یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، افریقہ

تحریک: محب گرامی قدر علامہ سید مفتی رضوان احمد رفائی۔ زیدت معالیہ۔

rifai.rizwan11@gmail.com

سن طباعت: ۱۴۳۶ھ۔۔۔ 2015

صفحات: ۸۰

ناشر: رفائی مشن، ناسک شریف۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۰﴾



[قاضی ابراہیم کے مطبع حیدری، گلشن آباد سے ۱۲۸۵ میں طبع شدہ نسخے کا سرورق]

فہرست مضامین

03	عکس کتاب قدیم
06	عرض الغرض
11	از: خطیب شہیر علامہ سید رضوان احمد رفاعی ثقانی
14	از: ادیب شہیر علامہ مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی
14	صاحب کتاب
14	نام و نسب
14	ولادت
15	آساندہ
15	میدانِ تعلیم
16	منصب تدریس
16	اعزاز و افتخار
16	ازدواج و اولاد
16	اخلاق و عادات
17	فقہی خدمات
17	تائید حق
18	رد و ابطال
18	ندوہ سے رجوع
19	خدماتِ جلیلہ
20	مذاقِ سخن
21	وفاتِ حسرتِ آیات
22	معروضاتِ مؤلف
24	خطبہ کتاب

- 25 قصیدہ عربی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا هُو
- 25 صلوات الرسول الصلوة عَلَيْكَ زَيْنُ الْأَنْبِيَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
- 29 جواب قصیدہ صَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ يَا عَلَّمَ الْهُدَى
- 30 قصیدہ عربی صَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ يَا عَدْنَانِي
- 31 قصیدہ سلام قومہ یَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكُمْ، يَا رَسُولَ سَلَامٍ عَلَيْكُمْ
- 33 روایت میلادیہ
- 33 قصیدہ مناجاتِ خاتمہ یَا رَبِّ صَلِّ عَلَيَّ عَلَى النَّبِيِّ خَيْرًا لَا تَأْمُرُ مُحَمَّدًا
- 36 شرح الباقيات الصالحات
- 37 قصیدہ درود
- 38 روایت مولود برزنجی
- 41 قصیدہ عربی
- 42 روایات
- 44 قصیدہ اُردو
- 46 قصیدہ تضمین دعائے مستجاب
- 49 قصیدہ نورانی
- 50 روایات مع قصاید مختلفہ
- 66 قصیدہ بردہ کے آیات
- 69 دعا بروقت خاتمہ فاتحہ
- 71 سلسلہ خلفائے شجرہ پیرانِ قادریہ
- 73 پیرانِ سلسلہ چشتیہ
- 76 پیرانِ سلسلہ نقشبندیہ بو العلاء
- 78 پیرانِ سلسلہ سہروردیہ
- 80 خاتمہ کتاب

عرض الغرض

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله ﷺ وعلى آله وصحبه. أما بعد!

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل

تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

سرکارِ دو عالم ﷺ کا میلادِ پاک منانا دنیا جہان کے خوش عقیدہ مسلمانوں کا ہر دور میں طرہ امتیاز رہا ہے۔ آج بھی اکنافِ عالم 'بشمولِ حرینِ شریفین' مولودِ النبی ﷺ کی یہ پاکیزہ روایت اپنی پوری تب و تاب اور شوکت و طمطراق کے ساتھ جاری و ساری ہے، اور ان شاء اللہ تاقیامِ قیامت یوں ہی قائم و برقرار رہے گی۔ میلادِ مبارک کا یہ اہتمام و انصرام طریقوں کے بدلاؤ کے ساتھ ساتویں صدی سے قبل تک بلا اختلاف و انکار ہوتا رہا؛ مگر پھر ساتویں صدی میں تاج الدین فاکہانی (م ۷۳۱ھ) نامی ایک مغربی شیخ پیدا ہوئے جنہوں نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے کچھ شکوک و شبہات اٹھائے، اور اس کے بدعت و خلافِ سنت ہونے کا راگ آلاپنا شروع کیا۔ اُن کی چلائی ہوئی یہ تحریک اپنے بال و پر پھیلاتی رہی، اور نام نہاد موحدوں کو شریکِ کارواں کرتی رہی۔ پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ حرینِ شریفین پر ناجائز قبضہ جمانے والے وہابی حشاشین نے دیگر معمولاتِ اہل سنت کے ساتھ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کو بھی علیٰ رؤوس الاشہاد ناجائز کہنا شروع کر دیا، اور پھر وہیں سے اس بلاے بے درماں کے منحوس قدم مولوی اسماعیل دہلوی کی تبلیغ و تحریک کے وسیلے سے ہندوستان میں پڑے۔ اور آج بھی ان کی فکر و خیال کو بڑھاوا دینے والے اُن کے سچے وارثین عمل مولد پر نہ صرف چیں بہ جیں ہیں بلکہ اُسے ختم کرنے

کی اپنی سی نامشکور سعی میں لگے ہوئے ہیں؛ حالانکہ اس کی ترویج و تبکیت میں اسلام کی مقتدر شخصیات نے سینکڑوں رسالے اور درجنوں کتابیں تصنیف کیں اور میلاد النبی ﷺ کے جواز کو دین کے اُجالے کی طرح روشن و واضح فرمادیا۔ مولود النبی ﷺ کے سلسلہ میں علمائے ملت اسلامیہ اور عاشقانِ اُمت مسلمہ نے منظوم و منثور سینکڑوں شہ پارے قلم بند فرمائے، جن میں دو ایک یہ ہیں :

[الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم] ابوالعباس احمد عیسیٰ اندلسی مالکی (م ۵۵۰ھ)

[الدر المنظم فی مولد النبی المعظم] ابوالقاسم عثمان لووی دمشقی حنبلی (م ۸۶۷ھ)

[حسن المقصد فی عمل المولد] امام محمد جلال الدین سیوطی شافعی (م ۹۱۱ھ)

[المورد الروی فی المولد النبوی] ملا علی قاری ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ)

[المولود البرزنجی] علامہ شیخ محمد مصطفیٰ بن احمد برزنجی شافعی (م ۱۲۵۴ھ)

اس سلسلہ خیر و سعادت کی جملہ کتابوں کا نام لکھنا یہاں طوالت کا باعث ہے۔ بس اُن کے چند ایک اقتباسات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ یہ دیکھیے امام سبوت ابن الجوزی نے 'مرآة الزمان' میں لکھا ہے :

و کان یحضر عنده فی المولد اعیان العلماء و الصوفیة .

(سبل الہدیٰ والرشاد: ۳۶۲)

یعنی میلاد شریف کی محفل میں وقت کے اجلہ علماء اور صوفیہ شرکت فرماتے تھے۔

امام جلال الدین سیوطی "فتاویٰ حسن المقصد" میں فرماتے ہیں :

حدثه ملك عادل عالم و قصد به التقرب إلى الله . عز و جل . و حضر

عنده فيه العلماء و الصلحاء من غیر نکیر منهم .

(سبل الہدیٰ والرشاد: ۳۷۰)

یعنی میلاد شریف کے عمل کو ایک عالم منصف بادشاہ نے تقرب الہی حاصل کرنے کے لیے ایجاد کیا جس میں بلا اختلاف علما اور صالحین حاضر ہوا کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ میلاد النبی ﷺ کے جواز پر بلا انکار و اختلاف جملہ علما و صلحائے اہلسنت نے نہ صرف اجماع و اتفاق کیا ہے بلکہ ان مجالس میلاد کی حاضری کو اپنے لیے باعث شرف و اعزاز جان کر اس میں شرکت بھی کرتے رہے ہیں۔ گویا میلاد شریف قدیم دستور کے مطابق سدا قائم و دائم اور شرق و غرب، شمال و جنوب تمام اسلامی شہروں میں رائج رہا ہے۔ حضرات ملا علی قاری اور علامہ حلبی و قسطلانی وغیرہ نے دو ٹوک فرمادیا ہے :

ثم لا زال اهل الإسلام في سائر الاقطار و المدن الكبار يحتفلون في شهر مولده ﷺ..... و يعتنون بقراءة مولده الكريم و يظهر عليهم من بر كاته كل فضل عميم۔ (سیرت حلبیہ: ۱۲۲... سبل الہدیٰ والرشاد: ۳۶۲)

یعنی پھر تمام اطراف اور بڑے بڑے شہروں میں اہل اسلام ماہ میلاد النبی ﷺ میں برابر محفلیں جماتے رہے، اور سرکار ﷺ کے میلاد مبارک پڑھنے کا اہتمام کرتے رہے جس کی برکت سے ان پر افضال و برکات کے مینہ برستے رہے رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسلافِ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
علمائے ملتِ اسلامیہ اور شیفنگانِ عشق نبویہ کی چھوٹی ہوئی اسی مبارک روایت کو قائم و دائم رکھنے کے لیے علمائے برصغیر ہندوپاک نے بھی اس موضوع پر نہایت وقیع اور معرکتہ الآرا کتب تصنیف فرمائیں، اور پوری شوکتِ اسلامی کے ساتھ محافل میلاد کے اہتمام و انعقاد میں ہر اول دستہ کے طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ یہاں ان کتب کی تفصیلات کا موقع نہیں، ہاں! ہمارے دیرینہ رفیق فضیلت مآب میثم عباس رضوی صاحب لاہور درجنوں پر آگندہ رسائل و کتب کی شیرازہ بندی کر کے انھیں 'رسائل میلاد' کے نام سے کئی ضخیم جلدوں میں شائع کرنے کے لیے پرتول رہے

ہیں۔ خداوند کریم اس کارِ سعید میں لمحہ لمحہ ان کا حامی و ناصر ہو۔

اسی زریں سلسلے کی ایک مبارک کڑی یہ میلاد نامہ بھی ہے، جس کی تالیف کا سہرا علامہ مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی کے سرسجتا ہے۔ مولانا نے اس مولود کو گھر آنگن میں پڑھنے کی غرض سے مستند روایات کی روشنی میں بہت ہی آسان زبان میں ترتیب دیا ہے، تاکہ ہر شخص بنفس نفیس اسے پڑھ کر اپنے گھر میں میلاد و درود کی برکتوں کو متوجہ کر سکے۔ ممبئی کے اطراف و جوانب کے علاقہ جات نیز کوکن وغیرہ میں اسے بہت دھوم سے پڑھا جاتا رہا، اور پھر جو لوگ وہاں سے ہجرت کر کے دوسرے براعظموں میں گئے تو وہاں بھی اس میلاد نامے کو ساتھ لے گئے اور آج تک وہاں اسے ذوق و شوق کی بھرپور فراوانی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ گرچہ ان کی مادری زبان انگلش، ڈچ، فرینچ یا افریکنس وغیرہ ہے پھر بھی اسے خوب جذب و مستی کے عالم میں پڑھ کر محفل اور اہل محفل کو مرکزِ الطافِ ربانی اور موردِ عنایتِ رحمانی بنا دیتے ہیں۔ خود ہمارے کیپ ٹاؤن میں اس کا رواجِ عام ہے اور کوئی بھی دینی پروگرام اس کے بغیر آدھورا تصور کیا جاتا ہے۔

نظم و نثر کے اس حسین مجموعہ 'میلاد نامہ' سے مدتوں استفادہ کیا جاتا رہا، لیکن ادھر بیچ میں ذرا سا خلا ہو گیا اور لوگوں کی توجہ اس سے ہٹ گئی، اس کی وجوہات جو بھی رہی ہوں؛ تاہم ہمارے دیرینہ رفیق علامہ سید رضوان رفاعی کا اصرار ہے کہ اسے دوبارہ عصری مزاج و اسلوب کا جامہ پہنا کر منظرِ عام پر لایا جائے، تاکہ ہر گھر آنگن میں پھر وہی میلاد مصطفیٰ کی بہاریں اُتریں، درود و سلام کی پُروائیاں بہیں، اور بھولی بسری یادیں زندہ و تازہ ہو جائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کی تسہیل و ترتیب نو کی توفیق ہمیں ارزانی ہوئی۔ اور بفضلہ تعالیٰ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ طبع در طبع ہونے کے باعث کتاب کے بعض مقامات مخدوش سے ہو گئے تھے، نیز تصحیح

طلب بھی تھے، ساتھ ہی کچھ جگہیں ایسی بھی آئیں جہاں قارئین کرام کے ذوق صالح کو برقرار رکھنے کے لیے ہمیں عصری اصول و قواعدِ املا ملحوظ رکھنا پڑا۔ خیر! اس کتاب کے دو خوب صورت نام ہیں: العمل المقبول فی مولد الرسول اور الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں نام اُس دور کے عام ذوق کے مطابق رکھے گئے ہیں؛ لیکن چونکہ ہمارا یہ دور شاید ایسے بھاری بھرکم نام کا متحمل نہ ہو سکے؛ اس لیے سرورق پر ان دونوں ناموں کو باریک خط میں باقی رکھنے کے ساتھ اس کا ایک سادہ و سہل نام 'میلادنامہ' رکھ دیا ہے تاکہ عوام کی زبان پر جلد ہی یہ نام چڑھ جائے، اور لوگ اسی نام سے اس کو رواج دیں۔ واللہ من وراء القصد وهو یهدی السبیل۔

بساط بھرکوشش کی گئی ہے کہ کتاب کا مطالعہ زیادہ سے زیادہ سہل و آسان ہو جائے اور اس مولود النبی ﷺ سے استفادے کا دائرہ عام سے عام تر اور وسیع سے وسیع تر ہو جائے، نیز امت مسلمہ خصوصاً ہمارے نوجوانان پامردی کے ساتھ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر جاہد ہونا ہو جائیں۔ خدا کرے رفاعی مشن، ناسک کی اس پیشکش کو بھی پچھلی مطبوعات کی طرح قبولیت عامہ نصیب ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ معلم کائنات ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے ہمیں کتاب و سنت کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

خارج العلماء

محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاس یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساوتھ افریقہ

حرفِ نیاز

از: محب محترم علامہ مولانا مفتی سید رضوان احمد رفائی ثقانی - زیدت معالیہ۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعہ گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جبتک دم ہے ذکر اُنکا سناتے جائینگے

حرمینِ طیبین کے مسلمان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمان صدیوں سے رحمتِ دو جہاں، محمد عربیؐ کا میلاد پاک سال کے بارہ مہینے مناتے آرہے ہیں اور ہونا بھی یہی چاہیے؛ مگر پورے عالم اسلام میں ربیع النور کے استقبال کا ماحول و منظر نہایت ہی روح پرور اور جاذبِ نظر ہوتا ہے۔ اہل ایمان کی فرحت و مسرت اور دلچسپی و خوشی کا عالم نہایت دلکش اور ایمان افروز ہوتا ہے۔ مسجدوں میں قرآن خوانی اور درود و سلام کی محفلیں، جابجا حمد الہی اور نعتِ نبی کی مجلسیں، آثارِ مقدسہ اور تبرکات کی زیارتیں، جلسہ و جلوس کے اہتمامات، غریبوں اور حاجت مندوں میں تقسیمِ خیرات و صدقات، شیرینی و دعوت کے انتظامات، محلوں اور بازاروں کو سجانا و دھجانا، مکانوں، دکانوں اور گلی کوچوں میں ہرے جھنڈے اور پرچم لہرانا، قہقہوں اور چراغاں کی درخشانی و نور باری، عید میلاد النبیؐ پر پیغامِ مسرت و مبارکبادیاں، ذکرِ خدا اور یادِ رسول میں وجد و سرمستی کے یہ مظاہر جب اپنے عروج کو پہنچتے ہیں تو ہر چہار سو روحانی جشن کا ایک سماں اور سیلِ رواں اُمڈتا ہے۔ محسنِ کائنات جانِ دو عالمؐ کے ہر وفا شعار امتی کی طبیعتِ اظہارِ مسرت و شادمانی کے لیے بے چین و بے قرار نظر آتی ہے۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ اس ماہ مقدس کو رسولِ خداؐ سے خصوصی شرف و نسبت حاصل ہے۔

ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ ہے۔ دو شنبہ کا دن، اور صبح صادق کی سہانی گھڑی ہے۔ حضرت عبداللہ کے گھر، نبیؐ کی آمنہ کی آغوشِ محبت میں، فرشتوں کے جھرمٹ میں، نبوت و رسالت کا بدرِ تمام، طیبہ کا چمکتا چچکا، دکمتا دکمتا ایسا ماہِ کامل نمودار ہوتا ہے جس کا دونوں عالم کو صدیوں

سے انتظار و اشتیاق تھا، ان مظاہر تشکر کے ذریعہ ہم پوری دنیا میں نہ جاننے اور نہ ماننے والوں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ میلاد النبی ﷺ صرف اسلام و مسلمانوں کے لیے ہی حقیقی خوشیوں اور مسرتوں کا دن نہیں ہے بلکہ تاجدار رسالت ﷺ کی جلوہ گری کل جہان کے لیے رحمت ہی رحمت ہے۔ رب تعالیٰ نے میلاد النبی ﷺ کی برکتوں سے تباہ حال و شکستہ مال انسانیت کو ازلی سعادتوں اور ابدی مسرتوں سے نوازا، اپنے حبیب کو شہستان عالم میں اپنی ذات کا مظہر کامل اور رحمۃ للعالمین بنا کر معبوث فرمایا، یعنی حسن مطلق عزوجل نے اپنے خزانہ رحمت کی سب سے بڑی نعمت سے ہمیں اسی مقدس ماہ میں سرفراز فرمایا ہے۔

آفتاب رسالت مآب کیا طلوع ہوا کہ ہر چہار سو پیغام الہی عام ہو گیا۔ انسانی زندگی میں بہاریں آگئیں۔ اسی لیے امام شہاب الدین قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ شب ولادت شب قدر سے افضل ہے: لیلۃ مولدہ علیہ السلام افضل من لیلۃ القدر۔ (المواہب اللدنیہ) کسی عکاس حقیقت شاعر نے تثنیٰ دل لگتی بات نظم کی ہے

وہ ہر عالم کی رحمت ہیں کسی عالم میں رہ جاتے

یہ ان کی مہربانی ہے کہ یہ عالم پسند آیا (ﷺ)

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جواز کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ فی الحال ہمارا یہ موضوع نہیں ہے؛ ورنہ ہم اس پر تفصیلی گفتگو کرتے۔ دیابنہ و وہابیہ نے محافل میلاد النبی ﷺ کے بارے میں اپنے فاسد تصورات کی بنیاد پر مباحث کی طویل اور کھوکھلی دیواریں کھڑی کر دی ہیں بلکہ رحمت دو جہاں ﷺ کے جشن ولادت کو کسٹن کنھیا کی ولادت سے تشبیہ دینے کی بھی جسارت کر بیٹھے ہیں۔ (معاذ اللہ)

میلاد مصطفیٰ ﷺ کے ان مظاہر تشکر و مسرت کو ناجائز و بدعت اور حرام کہنے والے وہابی اور دیوبندی مکتب فکر کے علما پر حیرت ہوتی ہے کہ کیا وہ اتنی سی بات بھی نہ سمجھ سکے کہ میلاد النبی ﷺ کی محفلیں دعوت الی اللہ و الرسول کا عظیم ذریعہ ہیں؟ یا للعجب!

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ اپنے ذہن کی فرضی بنیادوں پر منصب رسالت کی حد بندی کرنے والے، حرام کو حلال اور حلال کو حرام لکھنے والے ہر دور میں بے علم و بے خبر ہی رہے ہیں؛ لہذا ایسوں کو سمجھانا نہ صرف بے کار و بے سود ہے بلکہ بھینس کے آگے پین بجانے کے مترادف

ہے؛ اس لیے اس میلاد نامہ میں قطعی طور پر ہمارے سخن تاجدار رسالت ﷺ کا ہر وہ وفا شعار امتی ہے جو غم و خوشی کے موقع پر گھر آنگن میں بزم میلاد آراستہ کرتا رہا ہے۔

دور حاضر میں بھی مسلمانان عالم میں میلاد خوانی کا وہی جذبہ صادق پایا جا رہا ہے جو ہمارے اسلاف و اخلاف کا طرہ امتیاز رہا ہے، البتہ رواج و طریقہ میں قدرے تبدیلی آچکی ہے۔

محدث ناسک مفتی عبدالفتاح گلشن آبادی علیہ الرحمہ نے جس وقت اس کتاب کو تالیف فرمایا تھا اس وقت، بالخصوص زنانہ اور مردانہ، میلاد کی محفلوں میں غلامان مصطفیٰ علیہ التَّحیۃ و التَّائِبَاتِ اجتماعی طور پر ربیع النور کے موقع پر ہی نہیں بلکہ ہر ماہ یاد مصطفیٰ ﷺ میں سرشار ہو کر میلاد ناموں کو پڑھا کرتے اور اس کی برکتوں سے رحمت الہی کی بہاروں کو سمیٹا کرتے تھے اور رب کریم سے اپنی منہ مانی مرادیں پالیا کرتے تھے۔

محدث ناسک علیہ الرحمہ کا یہ میلاد نامہ جب مطالعہ کی میز تک پہنچا تو اس کی افادیت اور عظمت کے پیش نظر یہ ارادہ بنا کہ اسے جدید اسلوب میں شائع کیا جائے، اور گھر آنگن میں میلاد خوانی کے اس طریقہ کو رواج دیا جائے۔ رفاعی مشن ناسک نے اس کام کے لیے جماعت اہل سنت کی ایک ہر دلعزیز شخصیت ادیب شہیر ابو رفقہ علامہ محمد افروز قادری چریا کوٹی کی خدمات حاصل کیں۔ ہم ان کے بصیم قلب مشکور و ممنون ہیں کہ انھوں نے ہماری پیشکش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا، اور مصروف تر ہونے کے باوجود اس علمی شہ پارہ کو جدید اسلوب میں ڈھالنے کے لیے اپنے قلمی خدمات کا اعزاز بخشا۔

اب قارئین کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں حصول مسرت اور دفع مضرت کے لیے اس میلاد نامہ کی قراءت کا اہتمام کرتے رہیں۔ اخیر میں رفاعی مشن ان جملہ احباب کا مشکور و ممنون کرم ہے جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لیے دست تعاون بڑھایا ہے۔ رب تعالیٰ جملہ معاونین کو دونوں جہاں کی سر بلندی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید الامین المکین

الکریم ﷺ

(مولانا) سید رضوان احمد رفاعی

بانی و سرپرست: رفاعی مشن، ناسک

صاحب کتاب

سرزمین ناسک صدیوں سے علم پرور اور علم دوست حضرات کا گہوارہ رہی ہے۔ اس کی کیمیائی خاک سے بہت سے ذرے آفتاب ہوئے ہیں، جن کی فیض بخش کرنوں نے برصغیر کے اطراف و اکناف کو نور بداماں کیا۔ اسی خاک کے ایک سپوت مفتی سید عبدالفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی بھی ہیں، جن کی گراں قدر تالیفات و تصنیفات نے واقعتاً گلشن اسلام کو شاداب و آباد کر دیا ہے۔

علامہ برصغیر کے اُن مایہ ناز علما میں تھے جن کے وجود سے چودھویں صدی کو فخر و اعزاز حاصل تھا۔ آپ امام اہلسنت بھی ہیں، اور مجاہد سنت بھی۔ آپ کے دم قدم سے ناسک اور اس کے اطراف میں عقیدہ اہل سنت خوب پھلا پھولا، اور آپ جیتے جی اس کی آبیاری کا مومنانہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

نام و نسب: آپ کا اسم گرامی عبدالفتاح اور عرفیت سید اشرف علی ہے۔ خانوادہ نبوت کے گل سرسبد ہیں۔ سلسلہ نسب یوں ہے:

سید عبدالفتاح بن سید عبداللہ حسینی قادری پیرزادہ گلشن آبادی، بن سید شمس الدین، بن زین العابدین، سید محی الدین، بن سید عبدالفتاح، بن سید شیر محمد، بن سید محمد صادق شاہ حسینی الخ، قدس اللہ اسرارہم۔ آپ مذہباً حنفی اور مشرباً قادری ہیں۔

ولادت: آپ کی ولادت ۱۲۳۲ھ میں ہوئی۔ ایک دین دار گھرانے اور علم و فضل کے گہوارے

میں آپ نے آنکھیں کھولیں۔ سادات حسینی ہونے کے باعث آپ کا خانوادہ شروع ہی سے دکن کے علاقے میں 'پیرزادہ خاندان' کہلاتا تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر کے روحانی اور علمی ماحول میں ہوئی۔ تحصیل علم کا آپ نے فطری ذوق پایا تھا؛ اس لیے شوقِ علم نے آپ کو کبھی گھر بیٹھے نہیں دیا۔ جب بھی موقع ملتا علاقے کے علما و مشائخ سے اکتسابِ علم و فیض کے لیے نکل جاتے۔ نیز آپ نے حصولِ علم و فقہ کے سلسلے میں دور دراز کا سفر بھی اختیار فرمایا۔ آپ کے معروف اساتذہ میں کچھ کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

اساتذہ: حضرت سید میاں سورتی، مولوی شاہ عالم بڑودوی، مولوی بشارت اللہ کابلی، مولوی عبدالقیوم کابلی، مولوی بدرالدین کابلی، محمد عمر پشاوری، مولوی اشرف آخونزادہ، مولوی محمد صالح بخاری، مولوی محمد اسحق محدث دہلوی، مفتی عبدالقادر تھانوی، مولانا خلیل الرحمن مصطفیٰ آبادی، مولانا فضل رسول عثمانی بدایونی، مولوی محمد اکبر کشمیری، اور حضرت مولانا معلم ابراہیم باعظہ وغیرہ۔ رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعتہ۔ (۱)

میدانِ تعلیم: ان عظیم و جلیل بارگاہوں سے آپ نے کتبِ درسیہ کا فیض لیا۔ معقول و منقول میں مہارت و حذاقت پیدا کی۔ خصوصاً علومِ فقہیہ اور صرف و نحو میں تبحر حاصل کیا۔ ۱۲۶۲ھ، ۱۸۴۸ء میں امتحان سے فارغ ہوئے اور مفتی کی سند حاصل کی۔ پھر ۱۲۷۱ھ، ۱۸۵۶ء میں عدالت دھولہ ضلع خاندیس میں منصب افتا پر فائز ہوئے، جہاں صاحبانِ حج و منصفان و صدر امین و قاضی وغیرہ کے محکموں اور عدالتوں سے ہر سال خصومات و نکاح و طلاق و میراث و ہبہ و وصیت وغیرہ کے تعلق سے سینکڑوں سوال و استفتا آتے رہے، جن کے شافی و کافی جوابات فقہی متون کی روشنی میں علامہ دیتے رہے۔ ان مسائل و استفتا کے مسودوں سے کئی دفتر تیار ہوئے۔

منصب تدریس: جذبہ خدمت خلق اور فروغِ علم کی لگن آپ کو مسند تدریس تک پہنچ لائی، اور ایک کامیاب مدرس کے طور پر آپ نے کئی دہائیوں تک تشنگانِ علوم و فنون کو سیراب کیا۔ ۱۲۸۳ھ میں سرکاری انفنسٹن کالج وہائی اسکول بمبئی میں عربی و فارسی کے اُستاد مقرر ہوئے، اور یہاں بھی آپ نے اوقاتِ درس کے علاوہ جم کے خدمت دین انجام دی۔ (۲)

آپ کے تلامذہ و مستفیدین کی تعداد خاصی ہے، جن میں بعض ممتاز یہ ہیں: مولوی سید نظام الدین، شیخ قطب الدین، قاضی سید پچو میاں خاندیسی وغیرہ۔

اعزاز و افتخار: آپ کی خدماتِ جلیلہ کے اعتراف میں حکومت انگلشیہ نے آپ کو 'جسٹس آف پیس' (Justice of Peace) اور 'خان بہادر' کے خطاب و اعزاز سے نوازا۔ (۳) حکومت کی یہ مہربانی آپ برداشت نہیں کر سکے اور سارے مراتب و مناصب سے مستعفی ہو کر گلشن آباد (ناسک) میں آکر فروکش ہو گئے، اور یکسو ہو کر خدمت دین متین میں جٹ گئے۔

ازدواج و اولاد: آپ نے دو شادیاں کیں: پہلی پیرزادہ خاندان کی ایک بی بی شرف النساء سے ہوئی۔ پھر ان کی وفات کے بعد دوسری شادی ۱۲۵۶ھ میں عائشہ بی بی سے کی۔ اور مولوی سید امام الدین احمد، و سید سراج الدین محمد و سعادت مند بیٹے اپنے پیچھے یادگار چھوڑے۔ (۴) مولانا امام الدین احمد نے اپنے والد کی علمی امانت و وراثت کا بھرپور خیال رکھا، اور والد گرامی ہی کی طرح صاحب تصانیف کثیرہ بزرگ اور عالم باعمل شخصیت کے مالک ہوئے۔

اخلاق و عادات: آپ خوش خوراک، خوش پوشاک، با مروت، با وضع، اور پیکر اخلاق و وفا تھے۔ چھوٹے بڑے ہر کسی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ بزرگوں کے ساتھ آپ کی عقیدت دیدنی تھی۔ تقویٰ و طہارت، اور لطافت و نظافت آپ کی گھٹی میں پڑی تھی۔ خدا ترسی،

ہم دردی اور منکسر المزاجی کے پیکر مجسم تھے۔ حق گوئی و بے باکی آپ کا نشانِ امتیاز تھا۔ حق کے معاملے میں آپ نے کبھی کسی مداہنت سے کام نہیں لیا۔ اور اس سلسلے میں لومہ لائٹ کو کبھی آڑے نہ آنے دیا۔

فقہی خدمات: آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ 'جامع الفتاویٰ' پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے معمولاتِ اہل سنت کے فروغ میں کیا قربانیاں پیش کی ہیں، اور ان پر اٹھنے والے اعتراضات کے تار و پود کس طرح بکھیر دیے ہیں۔ اور صحیح معنوں میں یہ وہ مسائل ہیں جن کی بابت آج ہمارے مخالفین ہم سے دست و گریباں ہیں۔ خدا ان کی آنکھیں کھولے اور وہ دیکھیں کہ علامہ 'اہل سنت کے کتنے بڑے محسن اور امام ہو گزرے ہیں۔ صاحبِ نزہۃ النواطر شیخ عبدالحئی لکھنوی رائے بریلوی نے آپ کی سوانح کا آغاز یوں کیا ہے:

الشیخ العالم الفقیہ ... أحد الفقہاء المشہورین۔ (۵)

آپ کی کتب و فتاویٰ دیکھنے کے بعد آپ کی شانِ فقاہت کا اندازہ ہوتا ہے، نیز یہ بھی کہ اکابرِ اہل سنت اور علمائے اعلام کے ساتھ آپ کے تعلقات و مراسم کتنے گہرے تھے۔ چوٹی کے علمائے آپ کے فتاویٰ پر مہر تصدیق ثبت کی ہے، اور آپ کی تحقیقِ بلیغ کو سراہنے کے ساتھ آپ کو امامِ اہل سنت اور مجاہدِ سنیت کے لقب سے یاد کیا ہے۔ تفصیل کے لیے جامع الفتاویٰ کی جلدیں ملاحظہ فرمائیں۔

تائیدِ حق: آپ کے فتاویٰ میں مندرجہ ذیل مسائل کے جواز پر مدلل روشنی ڈالی گئی ہے: ایصالِ ثواب، زیارت کی نیت سے سفر کرنا، اولیا سے استمداد و اعانت و نداء، میلادِ خوانی، سلام مع القیام، روحِ اطہر کا محفل میلاد میں حاضر ہونا، موئے کی زیارت و تعظیم اور اس سے برکت حاصل

کرنا، تقلیدِ ائمہ اربعہ، مشائخ کے ہاتھوں پر داخل بیعت ہونا، علمِ غیبِ رسول، مردوں کو سمع و بصر و ادراک کی قوت حاصل ہونا، تدفین کے بعد اذان کہنا، قبر پر پھول چڑھانا، نمازِ فجر و عصر کے بعد مصافحہ کرنا، تیجہ، دسواں، بیسواں اور چہلم منانا، اعراسِ اولیا کا بیان، نذر و نیاز اور منت اولیا، بیانِ حیلہ و اسقاط، سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کی حقیقت اور بہتر فرقوں کا رد وغیرہ۔ (۶)

رد و ابطال: عقائد و افکارِ اہل سنت کے موضوع پر آپ نے جاء الحق کے انداز کی ایک مبسوط و بے مثال کتاب تحفہ محمدیہ در رد فرقہ مرتدئہ کے نام سے تحریر فرمائی، جس میں یہی سب مباحث کثیر دلائل و براہین کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، نیز اس میں نوپید فرقہ وہابیہ کی ولادت و خباثت کا بھرپور نقشہ کھینچا ہے۔ نیز غیر مقلدوں اور نام نہاد سلفیوں کی بھی جا بجا گوشالی کی ہے۔

مولانا عبدالحلیم ساحل کی شہادت کے مطابق جن دنوں مفتی عبدالفتاح ممبئی میں قیام پذیر تھے، وہ زمانہ ممبئی کے مسلمانوں کے لیے بڑا ہی پر آشوب تھا۔ مسلمانوں کے درمیان اعتقادی بحثوں، مناظروں اور معرکہ آرائیوں کا خوب دار دورہ تھا۔ فرقہ وہابیہ کے مقابل اہل سنت و جماعت کے علما و فضلاء نبرد آزما تھے جن کے سرخیل و قافلہ سالار مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی تھے؛ کیوں کہ آپ اس وقت مرجعِ علماء تصور کیے جاتے تھے۔ اور شاید اسی زمانے میں آپ نے مذکورۃ الصدر کتاب تصنیف فرمائی جس میں فرقہ وہابیہ کا ردِ بلع کیا ہے۔

ندوہ سے رجوع: جس وقت تحریکِ ندوہ کا طوفانِ بلا خیز اٹھا، تو بیشتر لوگ اس کے اغراض و مقاصد جانے بغیر دین کی ایک تحریک سمجھ کر اس کے دست و بازو بن گئے؛ لیکن جب علمائے اہل سنت نے اس تحریک کا گہرائی و گیرائی سے جائزہ لیا اور اس کے نقصانات و مفساسد پر مطلع ہوئے تو فوراً دامن جھاڑ کر اس سے یک طرف ہو گئے۔ ایسے ہی خوش بختوں میں ایک امام اہلسنت، مجاہدِ سنیت، محدثِ ناسک، حضرت علامہ مفتی سید عبدالفتاح حسینی گلشن آبادی بھی تھے، جو ابتداءً ندوۃ العلماء کے خاص آراکین میں تھے؛ لیکن شیخ الاسلام و المسلمین امام احمد رضا محدث بریلوی کی

تنبیہ اور کشفِ حقائق کے بعد وہ ندوہ سے یک لخت بے تعلق ہو گئے۔ بقول مولانا اُستاد ز من حسن رضا بریلوی :

نیز بتوفیقِ الہی جناب مفتی مولوی سید عبدالفتاح صاحب حسینی گلشن آبادی، ساکن ناسک، درگاہ محلہ، رکنِ جمیلِ ندوہ نے بھی اس صریح و جمیل فتویٰ پر مہر ثبت فرمائی، اور اقوالِ ندوہ پر ضلالت و گمراہی والحاد وغیرہ جملہ مراتب مندرجہ فتویٰ کے نسبت صاف لکھ دیا کہ الحجیب مصیب فیما قال۔ مجیب نے جو کچھ بیان کیا سب حق ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

ایک مولانا سید عبدالفتاح گلشن آبادی ہی نہیں، ندوہ کا اصل چہرہ سامنے آنے اور اس کی قلعی کھل جانے کے بعد کتنی کثیر تعداد میں علماء و مشائخ اس سے الگ ہو گئے۔ اس کی تفصیلات جانی ہو تو استاذ ز من مولانا حسن رضا بریلوی کا مایہ ناز کارنامہ 'اشتہاراتِ خمسہ' کا مطالعہ فرمائیں۔ یہ کتاب اب نایاب نہیں رہی، ہم نے 'رسائل حسن' میں اسے شامل کر دیا ہے۔ لہذا تحقیق و تفصیل کے لیے اس کا مطالعہ فرمائیں۔

خدا ماتِ جلیلہ: آپ کی پوری زندگی درس و تدریس اور وعظ و خطابت کی نذر ہو گئی۔ علم و فضل کے لحاظ سے آپ کا مقام معاصرین میں امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ کامیاب مدرس و فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بے مثال خطیب اور زود رقم مصنف و محقق بھی تھے۔ عربی و فارسی اور اردو میں کئی درجن کتابیں آپ کے نوکِ قلم سے نکلیں۔ آپ کی فنی تصنیفات، تاریخی تذکرے اور گراں بہار علمی خزانے ایک سچی تاریخ رکھتے ہیں اور جس کے تذکرہ کے بغیر تاریخِ دکن مرتب ہی نہیں کی جاسکتی۔ ان میں سے بعض یہ ہیں :

تحفہ محمدیہ، تاریخِ الاولیاء (دو جلدیں)، جامع الفتاوی (چار جلدیں)، دولت بے زوال و برکت حال و مال، کلید دانش (فارسی)، کلید دانش (اردو)، مرغوب الشعراء، تاریخ انگلستان، تاریخ افغانستان، تاریخ روم، الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات، رحمۃ للعالمین، فیض عام، اشرف المجالس، صد حکایات... مجامع الاسماء، فارسی آموز (دو حصہ)، تشریح الحروف، تعلیم اللسان، خزانۃ العلوم (دو جلدیں)، اشرف القوانين، خزانہ دانش، اشرف الانشاء، خلاصہ علم

جغرافیہ، جغرافیہ عالم، مصادر الافعال۔ تحفۃ المقال، عربی بول چال... مناظرہ مرشد آباد، تحفۃ الموحدین، اظہار الحق، تحفۃ عطرین، تائید الحق... دیوان اشرف الاشعار، توشہ عاقبت، ترجمہ قصیدہ بردہ۔ (۷)

مذاقِ سخن: مبد آفیاض کی طرف سے آپ کو شعر و سخن کا ستھر اذوق بھی عطا ہوا تھا، اور آپ نے عربی و فارسی اور اردو زبانوں میں اپنے شاعرانہ کمال اور قادر الکلامی کے بہت سے یادگار نمونے بھی دو اورین کی شکل میں چھوڑے ہیں۔ ڈاکٹر میمونہ دلوی نے اپنی کتاب 'بہمنی میں اردو ۱۹۱۳ء تک' کے باب دوم میں دور اوّل کے شعراے بہمنی کے تحت آپ کا تذکرہ بڑے تحسین آمیز الفاظ میں کیا ہے۔ فرماتی ہیں:

"سید عبدالفتاح کو شعر و شاعری سے بھی دل چسپی تھی، اشرف تخلص رکھتے تھے، شعری سرمایہ "دیوان اشرف" اور "بیاض اشرف" کے نام سے یادگار چھوڑا ہے۔ دیوان اشرف الاشعار: اشرف کا یہ دیوان ۱۲۷۹ھ میں مرتب ہوا تھا، اس میں غزلیات، نعت اور مناقب شامل ہیں، اس کے علاوہ اشرف الجالس کے نام سے سورہ قدر کی منظوم تفسیر بھی دی گئی ہے، یہ دیوان اب نایاب ہے، اس کا تذکرہ کریبی لائبریری کی فہرست کتب میں موجود ہے۔ بیاض اشرف: اشرف کا یہ خودنوشت مجموعہ کتب خانہ مدرسہ محمدیہ میں موجود ہے، جس میں دس اردو اور دس فارسی قصائد ہیں، اشرف نے یہ قصائد اپنے دیوان سے نقل کر کے مولانا محمد صدیق ملتانی ثم احمد نگری کی خدمت میں بھیجے تھے۔ اس مخطوطہ میں اشرف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط بھی شامل ہے جو مولانا کے نام ہے۔ یہ مخطوطہ ۱۲۸۲ھ میں دھولیہ میں تحریر کیا گیا تھا۔ بیاض اشرف کا پہلا قصیدہ مشہور عربی قصیدہ "قصیدہ بردہ" کا اردو ترجمہ ہے، اس میں کل ۶۹، ابیات ہیں۔ دوسرا قصیدہ مطلع دیوان مہندی کے نام سے ہے، جس میں نعت، منقبت اور مدح اصحاب کبار ہے، اس میں کل ۹۸، ابیات ہیں۔ تیسرا قصیدہ قصیدہ صنعت حرفین کے نام سے ہے، اس میں کل ۱۹، ابیات ہیں، اسی طرح آخری قصیدہ دیوان قصائد اشرف کی تاریخ سے متعلق ہے، یہ گیارہ بیت پر مشتمل ہے، جن سے دیوان اشرف کے سنہ تصنیف پر روشنی پڑتی

ہے۔ (۸)

وفات: آپ کی وفات ۱۵ صفر ۱۳۲۳ء کو ممبئی میں ہوئی، اور وہیں بھنڈی بازار کی مشہور و معروف مینارہ مسجد کے بیس منٹ (Basement) کی سمت مغرب میں سپرد خاک کیے گئے۔ 'خدا رحمت کندایں عاشقانِ پاک طینت را'۔
ناکارہ جہاں

محمد افروز قادری چریاکوٹی

جامعۃ المصطفیٰ، دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، افریقہ
دوشنبہ، ۲ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ ... ۱۱ جون ۲۰۱۳ء

(۱) کیفیۃ العارفین، سید عبدالرزاق ابوالعلائی: ۶... نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالرحمن لکھنوی: ۱۲۸۶۔ مطبوعہ دارابن حزم... تذکرہ علمائے ہند مترجم: ۲۰۲۳، ۲۰۲۲۔

(۲) جامع الفتاویٰ (۱۳۰۳ھ) جلد اول، دیباچہ، بتغیر قلیل۔ مطبوعہ فتح الکریم، ممبئی۔

(۳) نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالرحمن لکھنوی: ۱۲۸۶۔ مطبوعہ دارابن حزم... تذکرہ علمائے ہند مترجم: ۲۰۲۳، ۲۰۲۲۔

(۴) مولانا عبدالحلیم ساحل کی تحقیق کے مطابق میر عبداللہ نامی آپ کے ایک تیسرے صاحبزادے بھی تھے۔ نیز مولانا نے جامع الفتاویٰ جلد اول کے حوالے سے دو بیٹوں کے نام یہ بتائے ہیں: سید محی الدین، اور سید زین العابدین، حالانکہ ہمارے پاس موجود جامع الفتاویٰ کی جلد اول ان تفصیلات پر کوئی روشنی نہیں ڈالتی۔ پھر چند پیرا گراف کے بعد مولانا نے 'ازدواجی زندگی' کے تحت آپ کی اولاد کا ذکر کیا تو اس میں دونوں بیویوں سے دو بیٹوں کا ذکر کیا ہے؛ مگر ان چاروں ناموں میں کہیں محی الدین اور زین العابدین کا ذکر نہیں کیا۔ خیر! ہماری تحقیق کے مطابق معتبر تاریخی ماخذ تظلیب الاخوان، تذکرہ علمائے ہند اور نزہۃ الخواطر میں صرف دو بیٹوں ہی کا ذکر آیا ہے، اور ان دونوں کے نام وہی تھے جو اوپر متن میں مذکور ہوئے۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: ماہنامہ سنی دعوت اسلامی: اپریل ۲۰۱۳ء)

(۵) نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالرحمن لکھنوی: ۱۲۸۶۔ مطبوعہ دارابن حزم۔

(۶) یاد رہے کہ یہ تفصیلات صرف جامع الفتاویٰ جلد اول کی روشنی میں فراہم کی گئی ہیں، جلد ثانی سردست ہماری تحویل میں نہیں ہے۔

(۷) جامع الفتاویٰ، دیباچہ... تذکرہ علمائے ہند مترجم: ۲۰۲۳۔

(۸) ممبئی میں اردو، ۱۹۱۴ء تک، مطبوعہ: مکتبہ جامعہ لیمیٹڈ، دہلی، ستمبر ۱۹۷۰ء، ص: ۱۱۳، ۱۱۲۔



الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام
على رسوله وحبيبه محمد وعلى آله واصحابه جمعين۔ اما بعد!

فقير خاکسار ذرہ بے مقدار مفتی سید عبدالفتاح الحسینی القادری عرف سید اشرف علی
الواعظ ابن سید عبداللہ حسینی پیرزادہ گلشن آبادی۔ عفی اللہ عنہما وعن سائر المسلمین۔ کہتا ہے کہ بعض
مسلمان بھائیوں نے خواہش کی کہ عربی مولود شریف اور مدح کے قصیدے جو اس ملک میں اکثر
جلسوں میں پڑھے جاتے ہیں اس کے معنی سمجھ میں نہیں آتے، اگر اس کا ترجمہ مع شرح اُردو
زبان میں ہو تو (باعث) آجر عظیم ہوگا؛ لہذا مولود جزیریہ، مکیہ اور برزنجی وغیرہ نیز تفاسیر و احادیث و
سیر کی کتابیں جمع کر کے صحیح روایتوں اور اکثر منظوم قصائد عربی کا اُردو محاورے میں منظوم ترجمہ لکھا
اور دیوان نعت محمدی مرتب کر کے اس کا نام 'اشرف الاشعار' رکھا۔ اور روایات نثر عربی کو مع
شرح اُردو نثر عبارات میں علیحدہ جمع کیا اور اس مختصر کا نام 'الباقیات الصالحات فی مولد اشرف
الخلوفات' رکھا۔ اب اس خدمت کو خالصاً لوجه اللہ الکریم حضرت رسول مقبول علیہ
الصلوة والسلام کی جناب میں نذر گزارتا ہوں۔ ع: گر قبول افتدز ہے عزو شرف

نیز چند مسدس و خمس اور قصائد فارسی بھی علیحدہ خاتمہ میں لکھ دیے تاکہ اکثر مولود
خوان شائقین اور سامعین مطالب مولود اشرف سے واقف ہوں اور مدح و ثنا اپنے
پیغمبر آخر الزماں ﷺ کی پڑھیں، سنیں اور سمجھیں کہ بلا تکلف و مبالغہ شاعرانہ حدیث شریف
کے مطابق اکثر احوال اس نظم و نثر میں جدا جدا مندرج ہوئے ہیں حقیقتاً ذات پاک ممدوح مستغنی ثنا
وصفت سے ہے، جو کچھ ان کی تعریف و توصیف میں تحریر و تقریر کریں کم ہے، بلکہ آج تک جو کچھ
صفحہ روزگار پر وصف نعت علماؤں سے لکھا گیا ہے عشر عشر بھی نہیں ہوا ہے۔

(لہذا) بحکم ذکر الأنبياء والأولياء موجب لنزول الرحمة من اللہ اپنی
سعادت و ارین جان کر مرقوم کیا ہے اور بعض مقام خاص میں اصل عربی عبارت مولود جزیریہ اور

مولود برزنجیہ سے، نیز چند قصاید عربی تہر کا و تہیناً داخل کیے ہیں، اور قصائد نعتیہ میں بحسب محاورہ اس دیار کے مضامین قریب الفہم سلیس عبارت میں مسطور ہوئے ہر ایک پڑھنے والا اپنے علم و استعداد کے موافق مطالب معانی کا ادراک کر سکے گا۔ اگر سہو و خطا نظر میں آئے تو خوب تحقیق کر کے اصلاح فرمائیے گا۔ کئی اُردو قصیدے عربی اشعار کے وزنوں پر لکھے گئے ہیں، اس کے عربوں کے طور پر پڑھنے سے کیفیت و لذت ملتی ہے۔ وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق۔

ترکیب مولود الشریف پڑھے کی یہ ہے کہ اکثر شادی و غمی میں، فاتحہ و نیاز میں، ہر حاجت دینی و دنیوی روا ہونے کی نیت سے اور دفع بلیات و خوف و خطر نیز مشکل کاموں کی آسانی کے واسطے بوسیلہ حضرت بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام، اذکار و احادیث اور درود شریف کا (ورد) کرتے ہیں۔ اول مکان پاک صاف آراستہ خوشبو درست کر کے با وضو ہو کر فاتحہ پڑھنا اور بعدہ مولود الشریف شروع کرنا، ایک دو ورق یا روایتیں نثر عبارت کی پڑھ کر ایک دو قصیدے الحان سے بترتیب ادا کر کے باواز بلند درود شریف پڑھتے جانا، اہل مجلس کا ادب سے دوزانو بیٹھنا، دنیا کی کچھ باتیں نہ کرنا، پڑھنے اور سننے میں دھیان لگانا، حضورِ دل سے حضرت ﷺ کی طرف متوجہ ہونا، سلام کے وقت دست بستہ کھڑے ہونا، بے شک دو جہان کی مرادیں حاصل ہوں گی اور محبت کے ساتھ حضور ﷺ کی اُردو فارسی نعت پڑھی جائے سو مقبول ہوتی ہے، اور فرشتے محفل میں حاضر رہتے ہیں۔

مولود شریف کا محفلوں میں شوق و ذوق سے پڑھنا اور رسول مقبول ﷺ کی محبت کا اظہار کرنا شرع میں مستحب ہے۔ نیز سلام کے وقت دست بستہ کھڑے ہونا بھی مستحسن ہے جو اس کو بدعت کہے یا منع کرے وہ آپ بدعتی ہے۔ اور ربیع الاول کے (علاوہ بھی) جب چاہیں مولود اور نعت حبیب ﷺ پڑھا کریں جائز ہے۔

اس سلسلے میں کسی نے سوال کیا تھا تو اس کے جواب میں علیحدہ ایک رسالہ بنام 'دلائل عشرہ' اس عاصی نے بدلائل قوی تقریباً چار جز میں لکھا ہے کہ ایسی جرأت و میراث بطفیل رسول مقبول ہوتی ہیں۔ اللہم صل وسلم و بارک علیہ۔

(مولانا مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی)



الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَجْرَى عَلَى مَنْ حَمَدَهُ أَجْرًا، وَعَلَا فِي حُجْبٍ جَبْرُوتِ
عَظَمَتِهِ فَهَرَّاءِ، الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ خَلْقِهِ جَلَالًا وَكِبْرًا، حَيَّرَنِي مَلَأَ قُدْرَتَهُ وَهَمًّا
وَعِلْمًا وَفِكْرًا، فَالْمَلَكُ وَالْفَلَكُ وَالْخَلَائِقُ لَا يَعْصُونَ لَهُ أَمْرًا، يَبْصُرُ الذَّرَّةَ فِي
حُنْدِيسِ اللَّيْلِ وَقَدْ مَدَّ الظُّلَامَ لَهُ سِتْرًا، قَدَّرَ الْإِيَّامَ بِحِكْمَتِهِ فَجَعَلَهَا عَامًا
وَشَهْرًا، وَفَضَّلَ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي سَابِقِ عَلَيْهِ وَجَعَلَ لَهَا فِي اللُّوْحِ
الْمَحْفُوظِ ذِكْرًا، وَأَطْلَعَ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ بَدْرًا، فَفِيهِ وُلِدَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى
وَالْحَبِيبُ الْمُجْتَبَى، فَأَعْلَنْتِ الْمَلَائِكَةُ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ سِرًّا وَجَهْرًا، (یہاں
کلمہ تجمید تین بار پڑھے) وَقِيلَ لِرِضْوَانَ زَيْنِ الْجَنَانِ وَارْفَعَ عَنِ الْفِرْدَوْسِ وَالْقُصُورِ
سِتْرًا فَقِي هَذِهِ اللَّيْلَةَ يَجْلُو بِجَمَالِ صَاحِبِ الْمُعْجَزَاتِ وَالذِّكْرَى فَجَلِيَّتْ مَعَانِي
صَاحِبِ سَبْعِ الْمَنَانِي لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ الدَّانِي لِاِثْنِي عَشْرًا،
وَنُذِرَ عَلَى مَوْلِدِهِ الْجَوْهَرِ وَرَفَعَ لَهُ الْجَلِيلُ ذِكْرًا، فَسُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ هَذَا النَّبِيَّ
الْكَرِيمَ سُلْطَانَ الْاُنْبِيَاءِ وَرَفَعَ لَهُ قَدْرًا، وَجَعَلَ مَوْلِدَهُ لِمَنْ فَرِحَ بِهِ حِجَابًا مِنَ
النَّارِ وَسِتْرًا وَغَفَرَ لِمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ وَجَزَّاهُ بِالصَّلَاةِ الْوَاحِدِ عَشْرًا - (یہاں باواز
بلند رو پڑھے)

قصيده

مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ يَا هُو	ه	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا هُو
مُجِيبُ كُلِّ الدُّعَاءِ يَا هُو	ه	أَحَدُ رَبِّي ذُو الْعَطَاءِ يَا هُو
أَظْهَرَ نُورِ الْخَفَاءِ يَا هُو	ه	بِمَوْلِدِ مُحَمَّدٍ يَا هُو
فِي الْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ يَا هُو	ه	مَا رَأَى مِثْلَهُ قَطُّ يَا هُو
أَنَّهُ خَيْرُ الْوَرَاءِ يَا هُو	ه	بُشْرَى لِهَذَا الْمَوْلُودِ يَا هُو
سُلْطَانٌ فِي الْأَنْبِيَاءِ يَا هُو	ه	سَيِّدٌ فِي الْخَافِقِينَ يَا هُو
شَافِي لِكُلِّ الدَّاءِ يَا هُو	ه	شَافِعُ يَوْمِ النُّشُورِ يَا هُو
جِسْمُهُ نُورُ الْبَقَاءِ يَا هُو	ه	إِسْمُهُ مُحَمَّدٌ يَا هُو
نَعْتُهُ عَيْنُ الرِّضَاءِ يَا هُو	ه	وَصَفَّهُ طَهٌ وَيَسُّ يَا هُو
أَنْزَلَهُ رَبُّ السَّمَاءِ يَا هُو	ه	فِي الْقُرْآنِ شَمَائِلُهُ يَا هُو
يَا نَبِيَّ سُرِّ السَّرَائِ يَا هُو	ه	كُنْ لِي شَفِيعًا لِلَّهِ يَا هُو
يَا رَسُولَ الْكِبْرِيَاءِ يَا هُو	ه	أَنْتَ أَشْرَفُ الْمَخْلُوقِ يَا هُو

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ



الصَّلَاةُ عَلَيْكَ زَيْنُ الْأَنْبِيَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ أَصْفَى الْأَصْفِيَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ أَزْكَى الْأَزْكَيَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ أَتَقَى الْأَتَقِيَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ مِنْ رَبِّ السَّمَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا بَهَجَ الضِّيَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ دَائِمٌ بِلَا انْقِضَاءٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا حُسْنَ الثَّنَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ أَحْمَدُ يَا حَبِيبِي وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ طَهٌ يَا طَبِيبِي وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا مَسْكَى وَطِيبِي وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا عَوْنَ الْغَرِيبِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا جَالَ الْكُرُوبِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا جَبَرَ الْقُلُوبِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا سَتَرَ الْعُيُوبِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا مِنْهُ نَصِيبٌ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا مَاحِجَ الدُّنُوبِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْأَنَامِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا بَدْرَ التَّمَامِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا كَلَّ الْمَرَامِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الظَّلَامِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا مَاجِئَ الظَّلَامِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا حُسْنَ الصِّفَاتِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا ذُخْرَ العُصَاةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا ذَا المُعْجِزَاتِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا ذَا البَيِّنَاتِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا عِلْمَ الهُدَاةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا أَسْنَى المَلَايحِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الصَّبَاحِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا رُكْنَ الصَّبَاحِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا دَاعِ الفَلَاحِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا زَاكِيَ الخُصَائِلِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا سَمَحَ الانَامِلِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا كَنْزَ الارَامِلِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا ضَوْءَ البَصَائِرِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ أَحْمَدُ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ طُهُ يَا مُبَجَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا كَهْفًا وَمَقْصِدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا حُسْنَ تَفَرَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا كُحْلًا لِأَزْمَدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا مَعْرُوفًا مَوْحِدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَى الْخُلَاصَةِ مِنْ تَهَامَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَى الْمُظَلَّلِ بِالْغَمَامَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَى الْمُشَفِّعِ فِي الْقِيَامَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَى الْمُتَوَجِّحِ بِالْكَرَامَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَى الْمُبَشِّرِ بِالسَّلَامَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَى الْمُعَمِّمِ بِالْعَبَامَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَى الْمُخْتَمِ بِالْخِتَامَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَى الْمُقَدَّمِ بِالْإِمَامَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدِنِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ أَبِي الْبَتُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا وَجْهَ الْجَبِيلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا خَلِيلَ بْنِ الْخَلِيلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ عَلَى الْخَلِيفَةِ مِنْكَ فِينَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

أَبِي بَكْرٍ مُبَيِّدِ الْجَاهِلِيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَكَذَاكَ عُمَرَوُ اللَّيِّ الصَّالِحِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَذِي النُّورَيْنِ رَأْسِ النَّاسِكِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَكَذَاكَ عَلِيٌّ السَّامِيُّ الْيَقِينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَكَذَا الْحَسَنَيْنِ خَيْرِ الْعَالَمِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

الْحَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ عَسَى نَبِينَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

وَإِلَيْكَ كُلُّهُمْ وَالتَّابِعِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

وَتَابِعِهِمْ وَتَبِعِ التَّابِعِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

وَالسَّلَامُ عَلَى أَصْحَابِكَ أَجْمَعِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ



جواب قصيده

قوله تعالى: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ
مِائَةِ أَلْفِ مَرَّةٍ وَعَلَى أَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

جواب قصیدہ

صَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ يَا عَالَمَ الْهُدَى	هـ	يَا مَنْ يُسَى أَحْمَدُ وَمُحَمَّدُ
وُلِدَ الْحَبِيبُ وَحَدُّهُ مُتَوَرِّدٌ	هـ	وَالنُّورُ مِنْ وَجَنَاتِهِ يَتَوَقَّدُ
وُلِدَ الَّذِي لَوْلَاهُ مَا ذُكِرَ النُّقَا	هـ	كَلَّا وَلَا كَانَ الْمُحَصَّبُ يَقْصُدُ
جَبْرِيْلُ نَادَى فِي مَنْصَةِ حُسْنِهِ	هـ	هُذَا مَلِيحُ الْكُونِ هَذَا أَحْمَدُ
هُذَا جَمِيلُ الْوَجْهِ هَذَا الْمُصْطَفَى	هـ	هُذَا كَرِيمُ الْوَجْهِ هَذَا الْاَوْحَدُ
هُذَا الَّذِي خُلِعَتْ عَلَيْهِ مَلَائِسُ	هـ	وَنَفَائِسُ فَنظِيرُهُ لَا يُوجَدُ
هُذَا الَّذِي جَاءَتْ إِلَيْهِ دُوحَةٌ	هـ	وَالضَّبُّ حَقًّا قَالَ أَنْتَ مُحَمَّدُ
هُذَا الَّذِي جَاءَ الْبَعِيرُ مُسَلِّمًا	هـ	وَالظَّبْيُ جَاءَ لِنَحْوِهِ يَسْتَنْجِدُ
هُذَا إِمَامُ الْمُرْسَلِينَ حَقِيقَةً	هـ	لَا شَكَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مُوَحَّدُ
هُذَا الَّذِي نَبَعَ الزُّلَالُ بِكَفِّهِ	هـ	وَالجِدْعُ جَاءَ لِأَجْلِهِ يَتَوَرَّدُ
لَمْ يَأْتِ فِي أَوْلَادِ أَدَمَ مِثْلُهُ	هـ	فِيْمَنْ مَضَى هَذَا حَدِيثُ مَسْنَدُ
قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِأَسْرِهَا	هـ	وُلِدَ الْحَبِيبُ وَمِثْلُهُ لَا يُوَلَدُ



قصیدہ

صَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ يَا عَدْنَانِي	هـ	يَا مُصْطَفَى يَا صَفْوَةَ الرَّحْمَنِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعْطَانِي	هـ	هُذَا الْغُلَامَ الطَّيِّبَ الْأَرْدَانِي
قَدْ سَادَ فِي الْمَهْدِ عَلَى الْغُلَمَانِ	هـ	أَعْيَدُهُ بِالْبَيْتِ ذِي الْأَرْكَانِ

حَتَّىٰ أَرَاهُ بِاللَّيْلِ الْبُنْيَانِ	هـ	أَعِيذُهُ مِنْ شَرِّ ذِي ثَنَانٍ
مِنْ حَاسِدٍ مُّضْطَرِّبِ الْعُتْبَانِي	هـ	أَنْتَ الَّذِي سَمَّيْتَ فِي الْقُرْآنِ
أَحْمَدُ مَكْتُوبٌ عَلَى الْجِنَانِ	هـ	مُحَمَّدُ سَيِّدٌ وَلِدِ عَدْنَانِ
صَلَّى عَلَيْهِ الْوَاحِدُ الْمُنَانِ	هـ	يَا رَبَّنَا بِالْمُصْطَفَى عَدْنَانِ



قصيده سلام قومه

يَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكُمْ ، يَا رَسُولَ سَلَامٍ عَلَيْكُمْ

يَا حَبِيبِ سَلَامٍ عَلَيْكُمْ ، صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

أَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا	هـ	فَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُورُ
مِثْلَ حُسْنِكَ مَا رَأَيْنَا	هـ	قَطُّ يَا وَجْهَ السُّرُورِ
أَنْتَ شَمْسٌ أَنْتَ بَدْرٌ	هـ	أَنْتَ نُورٌ فَوْقَ نُورٍ
أَنْتَ الْكَسِيرُ وَغَالِي	هـ	أَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُورِ
يَا حَبِيبِي يَا مُحَمَّدُ	هـ	يَا عَرُوسَ الْخَافِقِينَ
يَا مُؤَيَّدَا يَا مُجَبَّدَا	هـ	يَا إِمَامَ الْقِبْلَتَيْنِ
أَنْتَ خَيْرُ النَّاسِ طَرًّا	هـ	لَا مَحَالَهُ يَا أَمِينُ
أَنْتَ شَافِعُ يَا مُحَمَّدُ	هـ	لِلْمَلَأِ يَوْمَ الْحُنِينِ
مَا رَأَيْنَا الْعَيْسَ حَنْتُ	هـ	بِالسَّرِّ إِلَّا إِلَيْكَ
وَالْغَبَامَةَ قَدْ أَظْلَمْتُ	هـ	وَالْمَلَأَ صَلَّى عَلَيْكَ

وَإِنَّا لَنَعْلَمُ بِمَا تُكْسِرُ	هـ	وَأَتَاكَ الْعُودُ بِيكِ
عِندَكَ ضَبِي النَّفُورِ	هـ	وَاسْتَجَارَكَ يَا حَبِيبِي
وَتَنَادَوْا لِلرَّحِيلِ	هـ	حِينَ مَا شَدَّ الْأَحَامِلُ
قُلْتُ قَفْ لِي يَا دَلِيلُ	هـ	جِئْتَهُمْ وَالِدَمْعُ سَائِلُ
أَيُّهَا الشَّوْقُ الْجَزِيلُ	هـ	شَاتَ حَمَلٌ لِي رَسَائِلُ
بِالْعَشِيِّ وَالْبُكُورِ	هـ	نَحْوَهَا تِلْكَ الْمَنَازِلُ
يَا كَرِيمَ الْوَالِدِينَ	هـ	مَنْ رَأَى وَجْهَكَ يَسْعَدُ
وَرُدْنَا يَوْمَ النُّشُورِ	هـ	حَوْضَكَ الصَّافِي الْمُبْدَدُ
قَطُّ يَا جَدَّ الْحُسَيْنِ	هـ	لَيْسَ أَرْكَى مِنْكَ أَصْلًا
يَا بَشِيرٌ يَا نَذِيرٌ	هـ	فِيكَ قَدْ أَحْسَنْتَ ظَنِّي
فِيكَ يَا بَاهِيَ الْحَنِينِ	هـ	كُلُّ مَنْ فِي الْكُونِ هَامُوا
وَاشْتِيَاقٌ وَالْحَنِينُ	هـ	وَلَهُمْ فِيكَ غَرَامٌ
أَنْتَ لِلْمَوْلَى شُكُورٌ	هـ	أَنْتَ لِلْمُرْسَلِ خِتَامٌ
فِي مُلِمَّاتِ الْأُمُورِ	هـ	يَا غِيَاثِي يَا مَلَاذِي
فَضْلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ	هـ	عَبْدُكَ الْمَسْكِينُ يَدْعُو
دَائِبًا طَوْلَ الدَّهْرِ	هـ	فَعَلَيْكَ اللَّهُ صَلَّى

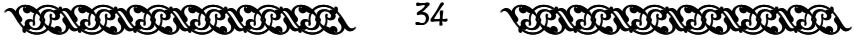


فَلَمَّا أَشْرَقَ نُورُهُ فِي الْوَجُودِ أَدْعَنَ اللَّهُ بِالسُّجُودِ وَلَمْ يَخْلُقْ مِثْلَهُ مَوْلُودٌ ثُمَّ أُوحِيَ
بِاصْبَعَتِهِ إِلَى السَّمَاءِ مُشِيرًا بِالرِّفْعَةِ فَوَلَدَ مَخْتُونًا مَكْحَلًا مَدْهُونًا مُعْطَرًا مُكْرَمًا
وَخَرَجَ مِنْ ثَغْرِهِ نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورٌ بُصْرَى مِنْ أَرْضِ الشَّامِ وَخَرَّتْ
لِهَيْبَتِهِ جَمِيعُ الصُّلْبَانِ وَالْأَصْنَامِ وَأَصْبَحَ كُلُّ جَبَّارٍ بَعْدَ عِزَّتِهِ ذَلِيلًا وَمُنِعَتْ
الشَّيَاطِينُ أَنْ تَسْتَرِقَ السَّمْعَ فَلَمْ تَجِدْ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى السَّمَاءِ سَبِيلًا . قوله
تعالى: إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝ لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا
تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ وَيُنصِرَكَ اللَّهُ
نَصْرًا عَظِيمًا ۝



قصيده مناجات خاتمه

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ خَيْرًا لَا نَامَ مُحَمَّدٌ
وَأَرْزُقْ شَفَاعَتَهُ لَنَا وَلِمَنْ عَصَى يَوْمَ الْآبَدِ
مَا لِي إِلَيْكَ وَسِيلَةٌ إِلَّا الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ
وَعَلَى جَمِيعِ صِحَابِهِ مَا دَامَ رُوحِي فِي الْجَسَدِ
يَا رَبِّ أَنْتَ وَلِيِّنَا دَارَ الْبَوَارِ وَهَهْنَا
أَبَدًا إِلَيْكَ رَجَاءُ نَا أَنْ لَا تُعَذِّبَ فِي الْجَسَدِ



وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ فِي يَوْمِ النُّشُورِ الْهِنَا
لَا تُخْذِنَا بِذُنُوبِنَا فِيهَا بِحَبْلِ مِنْ مَسَدٍ
يَا رَبِّ وَاجْعَلْ بَلَدَنَا هَذَا بِفَضْلِكَ آمِنًا
دَمْرٌ لِكُلِّ عَدُوِّنَا مَنْ كَانَ فِي هَذَا الْبَلَدِ
وَقِنَا عَذَابَ الْقُحْطِ فِي هَذَا الْبِلَادِ لِأَنَّهُ
قَدْ حُيِّرَتْ مِنْ قَبْلِهِ كُلُّ الْخَلَائِقِ فِي كَيْدِ
يَا مَنْ لَكَ الْمَجْدُ الْعُلَى يَرْجُوكَ صِدِّيقُ الْهُدَى
وَيَقُولُ رَبِّي إِهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ إِلَى الْآبَدِ
يَدْعُوكَ يَا مَنْ قَدْ عَلَا ابْنُ الْخَلِيلِ وَقَدْ عَصَى
فَانظُرْ إِلَيْهِ وَنَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ مِنَ الْكَيْدِ
يَا رَبِّ بِالسِّرِّ الَّذِي أَوْدَعْتَهُ فِي الْفَاتِحَةِ
وَبِحَقِّ مَا أَوْرَدْتَهُ فِي قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
إِعْفِرْ لِعَبْدٍ مُذْنِبٍ الْقَادِرِ وَمَنْ عَصَى
وَالْمُؤْمِنِينَ بِكُلِّهِمْ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَا وَكَلَدِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَآخِصِّهِمْ وَأَتَّبِعْهُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قوله تعالى: لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٣١﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٣٢﴾

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَشْرَفَ الْإِنَامَ بِصَاحِبِ الْمَقَامِ مُحَمَّدٍ الْأَعْلَى وَكَمَّلَ السُّعُودَ بِأَشْرَفِ مَوْلُودِ حَوَى شَرَفًا وَفَضْلًا وَشَرَّفَ بِهِ الْأَبَاءَ وَالْأَجْدَادَ وَأَمَلًا الْوُجُودَ بِوُجُودِهِ عَدْلًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ أَمِنَتْهُ فَلَمْ تَحِدْ لِحَمْلِهِ الْمَا وَلَا ثِقْلًا وَوَضَعَتْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْتَمُونَ مَكْحَلًا فِي خَلِجِ الْوِقَارِ وَالْمَهَابَةِ يُجَلِي، وَوَلَدَ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِ مَا يُرَى أَحْسَنُ مِنْهُ وَلَا أَحْلَى، بِنُورٍ كَالشَّمْسِ بَلْ هُوَ أَضْوَأُ وَأَجْلَى، وَثَغْرِ فَاقِ كُرًّا وَ لَوْلَا بَلْ هُوَ أَعْلَى وَ أَعْلَى، وَطَافَ بِهِ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ مَوْلِدِهِ وَ مُتَمَلَّى، وَ جَعَلَ دِينَهُ عَلَى الدَّوَامِ مُسْتَعْلِيًّا لِأَمْسْتَعْلَى، وَ ذِكْرُهُ عَلَى مَمَرِ الْإِيَامِ يُكْرَمُ وَ يُتَمَلَّى، أَشْرَقَتْ لِمَوْلِدِهِ الْحَنَادِسُ شَرَفًا وَ غَرْبًا وَ وَعُرًّا وَ سَهْلًا، وَ خَرَّتْ لِمَوْلِدِهِ الْأَصْنَامُ مِنْ أَعْلَى الْمَجَالِسِ خُضُوعًا وَ ذُلًّا وَ ارْتَجَسَ آيُونَ كِسْرَى فَانْكَسَرَ أَرْبَعٌ وَعَشْرٌ مِنْ طَلْقِ آيُونِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَعَدِمَ الْقَوْمُ نُطْقًا وَعَقْلًا، وَنَحَدَتْ نَارُ فَارِسَ وَ تَتَبَدَّرَ مِنْهُمْ جَمْعًا وَ شَمْلًا، وَ زُخِرْفَتِ الْجِنَانِ لَيْلَةَ مَوْلِدِهِ وَاطَّلَعَ الْحَقُّ تَعَالَى وَتَجَلَّى، وَنَادَتْ الْكَايِنَاتُ مِنْ جَمِيعِ الْجِهَاتِ أَهْلًا وَ سَهْلًا ثُمَّ أَهْلًا وَ سَهْلًا .



الباقيات الصالحات فی

شرح مولد اشرف المخلوقات

سب تعریف اس خداوند عالم کو سزاوار ہے کہ جس نے اپنی حمد کرنے والے کے لیے ثواب جمیل اور اجر جزیل مقرر فرمایا اور اپنی صفات قدیمہ کو عظمت کے پردوں میں سے ظہور میں لاکر سب عالم پر غالب کیا ہے۔ تمام خلقت کے فنا ہونے کے بعد وہ اپنی جلالت و کبریائی کے ساتھ باقی و بے پایاں ہے اور اس کی قدر کی دریافت کرنے میں انسان کی فکر و علم اور عقل و وہم حیران و پریشان ہے۔

جو کچھ ترے خیال میں آئے یقین جان

ذاتِ خدا ہے اس سے بہت دور بے نشان

آسمانوں کے فرشتوں اور جمع مخلوقات میں سے کوئی اس کا نافرمان نہیں اس نے اپنی حکمت ازلی سے رات دن کا شمار لگا کر مہینہ اور برس متعین کیا اور بعض دنوں کو دوسرے دنوں پر بزرگی دے کر اپنے علم قدیم سے لوح محفوظ میں اس کا ذکر و بیان لکھ دیا۔ ربیع الاول کے مہینے کو خاص بزرگی بخشا اور اس میں حبیب خدا اور رسول مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی ولادت رکھا۔ فرشتوں نے خدا کا شکر بجایا اور تسبیح و تہلیل کا شور مچایا۔ سبحان اللہ الخ (کلمہ تعجید تین بار پڑھیں)

رضوان کو حکم ہوا کہ جنتوں کو آراستہ کرے اور فرودس بریں کے درپچوں سے پردے اٹھا دے؛ کیوں کہ اس رات کو جمال باکمال رسول ذوالجلال بڑے معجزوں کے ساتھ دنیا میں طالع و لامع ہوتا ہے اور وہ خلاصہ کلف و معانی، صاحب سبع المثانی، ربیع الاول کی بارویں تاریخ و شنبہ کی رات کو قریب صبح آفتاب کی مانند سحابِ حجاب سے باہر آتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے پیدا ہونے کے وقت آسمان نے جواہر نثار کیا اور آپ پر سے قربان ستارے اور سیار کیا۔ روایت ہے کہ فاطمہ ام عثمان بن ابی العاص فرماتی ہیں کہ جس شب کو

آنحضرت ﷺ برج حمل سے مانند آفتاب جہاں تاب کے باہر آئے، میں اس وقت آمنہ بنت وہب یعنی رسول اللہ ﷺ کی ماں کے پاس حاضر تھی، جب آسمان کی طرف میری نظر گئی تو ستاروں کو دیکھا کہ زمین کی جانب جھک گئے ہیں بلکہ زمین پر گر پڑتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ کیا نشان ہے اس خدا کی جس نے ایسا نبی کریم ﷺ پیدا کیا اور اس کو درجہ رفیع دے کر پیغمبروں کا سلطان بنایا۔ جس نے آپ کے مولد کی خوشی کی اس کو دوزخ کی آگ سے خدانے بچایا اور اس مولود کے دن خوشی کرنے کی برکت سے اس شخص کے اور جہنم کی آتش کے بیچ میں پردہ لگا دیا۔

روایت ہے کہ ثویبہ ابو لہب کی کنیز تھی، آنحضرت ﷺ کی ولادت کی خبر سنتے ہی ابو لہب کے پاس دوڑی گئی اور بولی: میاں! عبد اللہ گھر بیٹا آیا تم کو یہ جہتجا مبارک ہو۔ ابو لہب سن کر خوش ہوا اور اس کنیز کو آزاد کیا۔

عبد اللہ ابن عباس نے ابو لہب کے مرنے کے بعد اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے کافر دشمن رسول! تیرا کیا حال ہے، بیان کر۔ ابو لہب بولا ہمیشہ سخت عذابوں میں گرفتار رہتا ہوں؛ مگر پیر کی شب کو محمد ﷺ کے مولود سے خوش ہوا اور اس سبب ثویبہ کو آزاد کیا تھا اس رات کو مجھے راحت ہوتی ہے کہ چھ دن کا عذاب بھول جاتا ہوں۔ جب کافر اور دشمن رسول کا یہ حال ہو تو پھر جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کی دوستی سے آپ کے مولود کی ہر سال خوشی کرے تو اس کے راحت اور ثواب کا کیا بیان ہو سکے۔ جس نے محبت کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر درود پڑھا بیشک اس کو خدانے بخش دیا، اس کی دعا مقبول ہوئی اور ایک درود کے عوض اسے دس نیکی ملی۔



قصیدہ درود

یا رسول اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام	■	یا حبیب اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
------------------------------------	---	------------------------------------

آج ہے مولود اکرم الصَّلَاةُ وَالسَّلَام	ہے خوشی در ہر دو عالم الصَّلَاةُ وَالسَّلَام
نور پیشانی سے چمکا سارا گھر روشن ہوا	جبریل آکر پکارا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام
پیدا ہو کے سجدہ کر کے یوں کہا الحان سے	بخش اُمت کو خدایا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام
جب ہوئے پیدا محمد مشک کی خوشبو چلی	ہوئی معطر ساری دنیا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام
تھے بریدہ ناف اور مختون تھے اور پاک تھے	نور تھا چہرے سے ہویدا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام
روشنی سے انکی دیکھا آمنہ نے بصری کے گھر	واہ کیا خورشید نکلا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام
ہاتفِ غیبی نے پکارا رکھ محمد ﷺ اس کا نام	سارے عالم بیچ یکتا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام
تھے فرشتے طوف کرتے آمنہ کے گھرتیں	آبر پھر وہاں آ کے اُترا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام
سرگمنوں، رازِ عالم، سب دکھائے آپ کو	واقفِ آسراں مولی الصَّلَاةُ وَالسَّلَام
اس مصفیٰ دل میں سب علم لدنی بھر دیا	شافعِ دنیا و عقبی الصَّلَاةُ وَالسَّلَام
لے کے فرشتوں نے محمد کو فلک کی سیر کی	مشرق و مغرب دکھایا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام

کیا ہی خوشی کا آج دن ہے مولدِ شاہِ رسل

اشرف و اعلیٰ و اولی الصَّلَاةُ وَالسَّلَام

روایت ہے مولدِ برزنجی سے:

وَكَلَّمَ عِنْدَ وِلَادَتِهِ خَوَارِقَ وَغَرَائِبَ غَيْبِيَّةٍ، إِذْ هَاصَبًا لِنُبُوتِهِ وَإِعْلَامًا
بِأَنَّهُ مُخْتَارُ اللَّهِ وَمُجْتَبَاهُ، فَزِيدَتِ السَّمَاءُ حِفْظًا وَرَدَّتْهَا الْبَرْدَةُ وَذُوو
النَّفُوسِ الشَّيْطَانِيَّةِ، وَرُجِمَتْ رُجُومَ النَّيِّرَاتِ كُلِّ رَجِيمٍ فِي حَالِ مَرْقَاهُ،
وَتَكَلَّمَتْ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْجُمُ الزُّهْرِيَّةُ، وَاسْتَنَارَتْ بِنُورِهَا
وَهَادُ الْحَرَمِ وَرُبَاهُ، وَخَرَجَ مَعَهُ نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ الْقَيْصَرِيَّةِ،

فَرَاهَا مِنْ بَطَاحٍ مَكَّةَ دَارُهُ وَمَعْنَاهُ ، وَأَنْصَدَعَ الْإِيَّانُ بِالْمَدَائِنِ الْكَثِيرِ وَيَّهِ ،
الَّذِي رَفَعَ أَنْوَشْرُوانَ سَمَكُهُ وَسَوَّاهُ ، وَسَقَطَ أَرْبَعٌ وَعَشْرٌ مِنْ شُرَفَاتِهِ الْعُلُوبِيَّةِ ،
وَكَسِيرٌ مُلْكٌ كَثْرَى لِهُوْلِ مَا أَصَابَهُ وَعَرَاهُ ، وَتَحَدَّتِ النَّيِّرَانُ الْمَعْبُودَةُ
بِالْمَمَالِكِ الْفَارِسِيَّةِ ، لِطُلُوعِ بَدْرِهِ الْهِنِيرِ وَإِشْرَاقِ هُجَيَّاهُ ، وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ
سَاوَهُ وَكَانَتْ بَيْنَ هَمْدَانَ وَقِيٍّ مِنَ الْبِلَادِ الْعَجَبِيَّةِ ، وَجَفَّتْ إِذْ كَفَّ وَاكْفُ
مُوجِهَا الشَّجَاجِ يَنْابِيعُ هَاتِيكَ الْبِيَاهُ ، وَفَاضَ وَادِي سَمَاوَهُ وَهِيَ مَفَازَةٌ فِي
فَلَاةٍ وَبَرِّيَّةِ ، لَمْ يَكُنْ بِهَا قَبْلَ مَا يَنْفَعُ لِلظَّنَّانِ اللَّهَاهُ ، وَكَانَ مَوْلِدُهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْضِعِ الْمَعْرُوفِ بِالْعِرَاصِ الْمَكِّيَّةِ ، وَالْبَلَدِ الَّذِي لَا يُعْضَدُ
شَجَرُهُ وَلَا يُتَمَلَّى خَلَاهُ ، وَاخْتَلَفَ فِي عَامِ وِلَادَتِهِ وَفِي شَهْرِهَا وَفِي يَوْمِهَا عَلَى
أَقْوَالٍ لِلْعُلَمَاءِ مَرُويَّةِ ، وَالرَّايِحِ أَنَّهَا قُبَيْلَ فَجْرِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ ثَلَاثِي عَشْرِ شَهْرِ
رَبِيعِ الْأَوَّلِ مِنْ عَامِ الْفَيْلِ الَّذِي صَدَّهَ اللَّهُ عَنِ الْحَرَمِ وَحَمَاهُ .

عَظِيمِ اللَّهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمُ بِعَرَفِ شَدِيدٍ مِنْ صَلَوةٍ وَتَسْلِيمِ

قال الله وهو اصدق القائلين: قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ﴿١٥﴾

حق سبحانہ و تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: تحقیق آیاتمہارے نزدیک اللہ کی طرف
سے نور یعنی ذات محمد مصطفیٰ ﷺ کی، جو کفر کے اندھیرے کو روشن کرنے والا ہے کتاب روشن
یعنی قرآن مجید

نام خدا ہے نور محمد بھی نور ہے

قرآن ہے نور نور یہ بالائے نور ہے

قوله تعالى: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٢٥﴾ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرًّا مِّنْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۗ

اے ہمارے نبی! ہم نے تجھ کو بھیجا تاکہ ہو تو گواہ اپنی امت کے قول و فعل کا اور جوش خبری دینے والا بہشت کی فرماں برداروں کو اور ڈرانے والا دوزخ سے نافرمانوں کو اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور رہنما ہے ہدایت کا مانند روشن چراغ کے۔

لہذا رسول اللہ ﷺ کا ذکر شریف کرنا اور آپ کی حدیثیں سننا اور آپ کی تعریف و وصف بیان کرنا ایمان کی مضبوطی کا سبب ہوتا ہے اور معرفت کے نور سے دل کو روشن کرتا ہے؛ کیونکہ حق تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی محبت کو اپنی محبت کے لیے شرط قرار دیا ہے۔ قوله تعالى: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ... ﴿٣١﴾

کہو اے محمد! ان لوگوں کو جو اللہ کی محبت کا دم بھرتے ہیں کہ اگر تم اللہ کی محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو کہ مجھوں کو میں سرگروہ یکتا اور حبیب خاص خدا ہوں، تاکہ میری محبت کے باعث اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے۔

محبت حق کی ظاہر ہے پیغمبر کی محبت سے

نبی کی پیروی ہے فیضیابی حق کی رحمت سے

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی طاعت کو اپنی طاعت کے ساتھ ملایا اور ان کی بیعت کو اپنی بیعت سے ضم کیا اور ان کے ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھ بلند فرمایا۔ قوله تعالى: مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ... ﴿٥٠﴾ یعنی جس نے اطاعت کی پیغمبر کی تو خاص اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ قوله تعالى: إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ

أَيُّدِيَهُمْ... ۞ یعنی تحقیق جنھوں نے بیعت کی تجھ سے تو سچ ہے کہ انھوں نے بیعت کی اللہ سے، خدا کا دستِ قدرت ان کے ہاتھوں پر ہے۔ قوله تعالى: أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۙ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۙ یعنی کیا اے محمد! تمھارے سینہ کو ہم نے نہیں کھول دیا بلکہ علم لدنی سے بھر دیا اور جو بوجھ اُمت کی فکر کا تم پر بھاری تھا سو ہم نے اٹھالیے۔ یعنی اذن شفاعت کا اور بخشش و رحمت کا وعدہ دیا اور تمھارے ذکر کو ہم نے بلند کیا۔

فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھ سے کہا کہ میرا اور تمھارا پروردگار تم کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب! تجھ کو معلوم ہے کہ میں نے تیرا ذکر کس طرح سے بلند کیا ہے، تب میں بولا: اللہ بہتر جانتا ہے۔ تب کہا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں ضرور تیرا بھی ذکر ہوگا اور میرے نام کے ساتھ تیرا نام بھی ملا ہوا ہے گا؛ چنانچہ کلمہ طیب میں ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ یعنی کوئی معبود برحق نہیں ہے مگر اللہ، محمد اللہ کے پیغمبر ہیں۔

قصیدہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا هُوَ	ہ	مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ يَا هُوَ
حَسْبِيَ رَبِّي جَلَّ اللَّهُ يَا هُوَ	ہ	مَا فِي قَلْبِي غَيْرُ اللَّهِ يَا هُوَ
لَا مَوْجُودَ إِلَّا اللَّهُ يَا هُوَ	ہ	لَا مَقْصُودَ إِلَّا اللَّهُ يَا هُوَ
لَا مَعْبُودَ إِلَّا اللَّهُ يَا هُوَ	ہ	لَا مَشْهُودَ إِلَّا اللَّهُ يَا هُوَ
مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَا هُوَ	ہ	عَلَى النَّبِيِّ صَلَوةُ اللَّهِ يَا هُوَ

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے توبہ کی اور یوں دعا مانگی کہ اے خدا! طفیل سے محمد علیہ الصلوٰۃ السلام کے میری خطا معاف کر اور میری توبہ قبول کر۔ تب حق تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد کو کہاں سے پہچانا جو اس کا وسیلہ میرے نزدیک لایا ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ جب میں جنت میں رہتا تھا تو وہاں پر ہر ایک مقام پر اور جنت کے دروازوں پر لکھا ہوا دیکھتا تھا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ۔ اور یہی کلمہ طیب جنت کے درختوں کے پتوں پر اور وہاں کے درختوں کے پردوں پر لکھا ہوا ہے۔ اور ایک روایت میں عَبْدِي وَ رَسُوْلِي بھی لکھا ہوا ہے؛ اس لیے مجھے معلوم ہوا کہ تیرے نزدیک اس کا مرتبہ اور بزرگی سب سے زیادہ ہے، تو یقین ہوا کہ اس کے وسیلے سے میری خطا معاف اور دعا قبول ہوگی اور میری اولاد کے واسطے بھی وہ ذات پاک شفاعت کا باعث اور دنیا و آخرت کا وسیلہ ہوگی۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نے ایک روز آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو نبوت کا مرتبہ کب سے ملا ہے؟ فرمایا کہ جب سے میں پیغمبر ہوں کہ آدم کچھڑ اور پانی میں تھے، یا روح و جسد کے درمیان تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب میں پیغمبر تھا تب نہ آدم تھا نہ پانی تھا اور نہ کچھڑ تھا۔

روایت ہے کہ جب سب فرشتوں نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور پاک کی برکت سے آدم کو سجدہ کیا تب آدم نے حق تعالیٰ سے پوچھا کہ یہ کس کا نور مبارک میری پیشانی میں رکھا گیا ہے؟ حکم ہوا کہ یہ خاتم الرسل ہے، اگر یہ نہ ہوتا تو زمین و آسمان، لوح و قلم، روح و جسم کچھ بھی نہ ہوتا اور یہ آخر زمانے کا پیغمبر تمہاری اولاد میں پیدا ہوگا۔ تب آدم نے ان کے دیکھنے کا بہت شوق ظاہر کیا۔ حکم ہوا کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے کے ناخن پر دیکھو۔ جب آدم نے دیکھا تو جمال

مبارک آنحضرت ﷺ کا آپ کو وہاں سے نظر آیا۔ آدم نے انگلیوں کو بوسہ دیا، آنکھوں پر رکھا، درود پڑھا اور کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آدم نے یوں فرمایا: قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حق تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور آپ کے جسم میں روح کو داخل کیا تب آدم نے آنکھیں کھولیں، جنت کے دروازے پر نظر پڑی وہاں لکھا ہوا تھا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ آدم نے کہا: اے خدا! کیا تو نے مجھ سے بہتر اس کو بنایا ہے۔ حکم ہوا ہاں، یہ تیرا فرزند ہے؛ مگر مرتبے میں سب پیغمبروں کا بادشاہ ہے۔ اگر وہ نہ ہوتا تو تو بھی نہ ہوتا۔

جب خدا نے حوا کو آدم کی بائیں پھسلی میں سے پیدا کیا، آدم اس کا حسن دیکھ کر اس پر شیدا ہوا۔ خداے تعالیٰ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ حکم ہوا، ہماری بندی حوا ہے۔ آدم نے کہا کہ میری اس کے ساتھ شادی کر دے، میں اس سے ملنے کا نہایت مشتاق ہوا ہوں۔ حکم ہوا کہ اس کا مہر لاؤ۔ آدم نے عرض کی کہ مہر کیا دوں؟ حکم ہوا اس مرتبہ میرے حبیب پر درود پڑھو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایک بار مجھ پر درود بھیجتا ہے خدا اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے خدا اس پر سو مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے خدا اس پر ہزار مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ ایک روایت میں ایسا آیا ہے کہ جو کوئی مسلمان صدق دل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم پر درود بھیجتا ہے اس کو نفاق سے نجات اور جہنم کی آتش سے آزادی حاصل ہوتی ہے اور شہیدوں کے ساتھ جنت میں رہنے کو مقام ملتا ہے۔

حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مجھ پر ہر شب جمعہ کو اور ہر یوم الجمعہ کو اکثر درود بھیجا کرو؛ کیونکہ پہلے تم کو قبر میں اسی کی بابت سوال ہوگا یعنی فرشتے پوچھیں گے تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا خدمت کی؟ کیا ان کا حکم مانا اور کیا درود کا تحفہ ان کی جناب میں بھیجا۔

حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کا راستا بھول گیا۔ اور حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود پڑھو تو بلند آواز سے پڑھو کہ تم جہاں ہو وہاں سے وہ درود میرے نزدیک پہنچتا ہے اور میں سنتا ہوں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق صلوة یعنی درود گناہوں کو مٹا دیتا ہے جس طرح کہ ٹھنڈا پانی آتش کو سرد کرتا ہے۔ اور سلام بھیجنے کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ ہے اور درود میں صلوة و سلام داخل ہیں۔

اللہ بھیجے احمد مختار پر درود

لاکھوں ہزار سید ابرار پر درود



قصیدہ

عز و وقارِ چہرہ ایمان ہے درود	۵	نورِ چراغِ خانہٴ عرفان ہے درود
سستی ہو دور تیرے بدن کی تمام اب	۵	دردِ گناہ کو ترے درمان ہے درود
صورت پہ ہووے رونقِ اسلام کی چمک	۵	دل میں ہو نورِ منبعِ فیضان ہے درود

دل سے ادب کیساتھ پڑھو دوستو سلام	ہادی راہ و شافعِ عصیان ہے درود
جو حق تعالیٰ احمد مرسل پہ بھیجتا	تحفہ تحیتوں کا یہ ذی شان ہے درود
جنّ و ملک نبی پہ دروداں پڑھے ہیں سب	ورد زبان جنت و رضوان ہے درود
ہوے درود قبر میں توشہ ہمارے ساتھ	مخثر میں سبکو باعثِ غفران ہے درود
روشن او پل صراط ہو آسان راہِ سخت	کامل وسیلہ آج کے دن جان ہے درود
ہو آل اور صحابوں پہ ہر آن دم بدم	صلوا وسلموا کو بہت مان ہے درود
ہے فرض ایک بار ہے سنت تمام عمر	تحقیق حکم آیت قرآن ہے درود
اشرف درود پڑھ کے محمد کی یاد کر	تجھ کو وسیلہ ہر دم و ہر آن ہے درود

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، فرماتی ہیں کہ ایک روز پچھلی رات کو میں کچھ کپڑا سیتی تھی، اتفاقاً سوئی میرے ہاتھ سے گر پڑی اور چراغ بھی گل ہو گیا اور اس اندھیری رات میں سوئی کا پانا مشکل تھا، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف لائے اور تبسم فرمایا، آپ کے چہرہ مبارک کی روشنی سے گھر میں اُجالا ہو گیا اور اتنی روشنی ہوئی کہ میں نے گری ہوئی سوئی اٹھالی۔ تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کے چہرے میں کیا نور کی روشنی ہے! پھر حضرت ﷺ نے فرمایا: افسوس اور ہلاکی ہے ان لوگوں کو کہ قیامت کے دن مجھے نہ دیکھیں گے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں کہ قیامت کے روز آپ کو نہ دیکھیں گے؟ فرمایا: بخیل۔ میں نے کہا: وہ بخیل کون سا ہے؟ فرمایا کہ جب مجلس میں میرے نام کا ذکر ہو، وہ میرا نام سنے اور مجھ پر درود نہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ
وَدَوَاءٍ وَبِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ وَشَفَاءٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ .

قصيده تضمين دعای مستجاب

الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ وَالسَّلَامُ عَلَى الرَّسُولِ

الشَّفِيعُ الْإِبْطَاحِيُّ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَبِيٌّ

يا سامِعَ الدُّعَاءِ ، يا رَافِعَ السَّمَاءِ ، يا دَافِعَ البَلَاءِ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
يا كَاشِفَ الكُرُوبِ ، يا رَافِعَ السَّمَاءِ ، يا سَاتِرَ العُيُوبِ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
يا دائِمَ البَقَاءِ ، يا وَاسِعَ العَطَاءِ ، يا جَامِعَ الثَّنَاءِ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
يا ثابِتَ الصِّفَاتِ ، يا جَامِعَ الشَّنَاتِ ، يا مُخْرِجَ الثَّنَاتِ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
يا خَالِقَ الجَنَانِ ، يا خَالِقَ الزَّمَانِ ، يا مَالِكَ العِزِّ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
يا هَادِيَ الرِّشَادِ ، يا مُلْهِمَ السَّدَادِ ، يا رَازِقَ العِبَادِ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
يا مَنْ بِهِ أَعُوذُ ، يا مَنْ بِهِ أَلُوذُ ، مَنْ حُكْمُهُ نَفُودُ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
يا مُطْلِقَ الأَسِيرِ ، يا جَابِرَ الكَسِيرِ ، يا مُغْنِيَ الفَقِيرِ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
يا مَنْ بِنا مُحِيطُ ، مَنْ مُلْكُهُ بَسِيطُ ، مَنْ حُكْمُهُ مُقْسِطُ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
يا رَبِّ دُوالجَلالِ ، دُوالعِزِّ وَالكَمالِ ، دُوالمَجِدِّ وَالِيعالِ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
أشرف مسكين غريب وارزقه خير النصيب أنت الهولي يا حبيب صل على محمد

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورِي** یعنی سب کے پہلے خدا نے میرا نور پیدا کیا اور فرمایا کہ میرا نور آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کے دو ہزار برس قبل حق تعالیٰ کے حضور میں تسبیح پڑھتا تھا جس کی تسبیح کے سننے سے تمام فرشتے مقام قدس کے بھی تسبیح پڑھتے تھے: **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ**۔

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے پیدا کرنا چاہا تو پہلے اس نور محمدی میں سے چار قطرے جدا کیے۔ پہلے قطرے سے عرش بنایا، دوسرے قطرے سے کرسی پیدا کیا وسعت اس کی اتنی بڑھی کہ سات طبق زمین و آسمان کے اس کے مقابلے میں گویا بیابان میں ایک انگشتری دھری ہے اور وہ تمام آسمانوں پر محیط ہے اور اس کے سیدھے اور بائیں طرف دس دس ہزار کرسیاں نور کی ان پر فرشتہ گروہیاں بیٹھے ہوئے آیت الکرسی پڑھتے ہیں اور اس کا ثواب رسول اللہ ﷺ کے اُمتیوں میں سے جو آیت الکرسی پڑھتے ہیں ان کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ تیسرے قطرے سے لوح اور چوتھے قطرے سے قلم پیدا کیا۔ پھر حق تعالیٰ نے قلم کو فرمایا: **لکھ کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ**۔ اس نام کی ہیبت سے قلم شق ہو گیا۔

روایت ہے کہ پھر اس نور محمدی سے کئی قطرے جدا کیے جس سے سات طبق آسمان و زمین، دوزخ، بہشت، حور العین، شمس و قمر، تمام ستارے، فرشتہ عرشیاں اور کل عالم ارواح و اشباح جن و انسان پیدا ہوئے۔ چنانچہ حضرت نبی علیہ السلام نے فرمایا: **أَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ وَكُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِي** یعنی میں خدا کے نور سے پیدا ہوا اور ہر شے میرے نور سے پیدا ہوئی ہے۔

روایت ہے کہ جب کلمہ طیب لکھا گیا تو حکم ہوا: **لکھ اے قلم، اُمت آدم علیہ السلام کی**

جس نے اطاعت کی داخلِ جنتِ فردوس ہو اور جس نے نافرمانی کی داخلِ جہنم ہو۔ امت نوح علیہ السلام کی جس نے اطاعت کی داخلِ جنتِ عدن ہو اور جس نے نافرمانی کی داخلِ نارِ حُطْمَہ ہو۔ امت ابراہیم علیہ السلام کی جس نے اطاعت کی داخلِ جنتِ نعیم ہو اور جس نے نافرمانی کی داخلِ نارِ سقر ہو۔ امت موسیٰ علیہ السلام کی جس نے اطاعت کی داخلِ خلدِ بریں ہو اور جس نے نافرمانی کی داخلِ نارِ سعیر ہو۔ امت عیسیٰ علیہ السلام کی جس نے اطاعت کی داخلِ جنتِ الماویٰ ہو اور جس نے نافرمانی کی داخلِ نارِ حجیم ہو۔ امت محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس نے اطاعت کی داخلِ جنتِ دار السلام ہو۔ پھر جب قلم نے چاہا کہ لکھے جس نے نافرمانی کی داخلِ نارِ ہاویہ کا ہوا کہ یکایک حکم خدا ہوا خبر دار اے قلم! ادب کر میرے حبیب کی امت ہے۔ تب اس حکم کی ہیبت سے ایک ہزار برس تک قلم بے ہوش پڑا رہا، جب ہوش میں آیا حکم ہوا کہ لکھ امت گنہگار ہے اور خدا مختار ہے وہ بڑا غفار ہے۔

روایت ہے کعب الاحبار سے کہ جب حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ جود کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا پہلے جبرئیل کو حکم ہوا کہ ایک مشت خاک پاک جہاں آج قبر مبارک رسول مقبول ﷺ کی ہے وہاں سے لے آ، تب جبرئیل امین مدینہ شریف کی زمین پر اُترے اور ایک مشت خاک پاک آپ کے نُور مبارک کو خمیر کرنے کے لیے لے گئے، اسے جنت کی نہروں میں سات مرتبہ دھویا، تمام زمین و آسمان میں لے کر پھرے، فرشتوں کو اس کی زیارت کرنے سے درجہ عالی ملا؛ اسی لیے آدم علیہ السلام کی پیدائش کے قبل سے تمام فرشتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سے واقف ہوئے تھے اور آپ کی بزرگی کے تواؤل سے قائل تھے۔

پھر وہ نور مبارک محمدی جو خزانہ اقدس میں دھرا تھا اس خاک پاک میں حق تعالیٰ نے اپنے پد قدرت سے ملا کر اسے عرش معلیٰ کا قندیل بنایا، ہزاروں ہزار برس عالم ملکوت میں اس نور کا فیض روشن رہا، حضراتِ روحانیاتِ قدسیہ کو درسِ توحید دیا کرتا اور فرشتے ملا علی کے ہمیشہ اس کا طواف کرتے اور تسبیح و تہلیل پڑھتے رہتے۔

جب آدم علیہ السلام کا خاکی پتلا نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي کی خلعت سے سرفراز ہو کر تیار ہوا اور اس کے ظہور میں آنے کا وقت آن پہنچا، تب وہ نور مبارک اس قندیل سے نکال کر ان کی پیشانی میں رکھ دیا گیا جس کے باعث ان کا چہرہ آفتاب جیسا چمکنے اور نورانی درخشندگی سے دکنے لگا اور قبلہ فرشتوں کا بنا۔



قصیدہ نورانی

نورِ حق سے نورِ احمدِ نورِ احمد سے جہاں
ہے بنا لوح و قلم، عرش و زمین و آسماں

گر نہ ہوتا نورِ حق چہرے پہ آدم کے عیاں
سجدہ کیوں کرتے فرشتے آب و گل کو درجناں

شعلہٗ انوارِ دل کو کر جلاتا مثلِ طور
طالبِ دیدارِ ہر سنگ و شجر ہوتا یہاں

آبر کے پردے سے نکلا آفتابِ حسنِ آج
دیکھ کر سجدے کیے جس کے تیں کرو بیاں

آدمِ خاکی نے یہ بوجھا اٹھایا ہے بڑا
نورِ احمد نورِ حق ہے یہ امانت درجہاں

ذات کو اپنی چھپایا پھر کہا میں کون ہوں؟
کیونکر تلاوے کوئی کس جانِ شانِ بے نشان

ہے جھلک نورِ محمدی کہ روشن ہے وجود
روح و جسم و عنصر و اجرام و عالم انس و جاں

دوپہر کو دھوپ میں ڈھونڈے ہے تو خورشید کو
چشم میں چھائی سفیدی دیکھتا ہے کیا وہاں

لب تبسم سے کھلیں محبوب دل برکے اگر
عقدہ دل ہووے حل اور ہو چھپا سارا عیاں

کیا طلسمِ غیب ہے غنچہ وہاں شیریں کلام
نام جس کا ہے زمین پر باعث امن و امان

کب تلک مشتاق دل تڑپے جدائی میں تری
لطف سے اپنے نگہ کر اے شہِ شاہنشاہاں

جانِ فدا ہوویں ہزاروں ہر قدم پر خاک میں
تالے قسمت سے کس کو اس کی گرد آستاں

رحم کر اور سر اٹھا بالینِ خوابِ ناز سے
دیکھ حالِ زار امت کا کہ ہے گریہ کنناں

شوق میں روے مبارک کے نہ اک دل ہے فگار
چرخ میں ہے چرخ اور گردش میں ہے کون و مکاں

جان عالم کب تلک اس نام پر ہووے فدا
روئے خود دنیا کہ باشی از جہاں تا کے نہاں

اب صلہ جنت ترے مداح کو بے شک ملی
کیونکہ خود قرآن میں حق ہوتا ہے تیرا مدح خواں

برزخِ احمد احد ہے میم معنی کا نقاب
نور سے ہے نور پیدا مرزہ ہے اندر میاں

کیوں نہ بر آویں مرادیں دل کی اے اشرف تری
تو ہے محبوبِ خدا کی مدح میں روز و شبان

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَنْوَارِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي
الْأَرْوَاحِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى قَبْرِ
مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى تُرْبَةِ مُحَمَّدٍ فِي التُّرَابِ.

روایت ہے کہ وہ نور مبارک آدم علیہ السلام کے صلب میں ہمیشہ تسبیح و تہلیل کیا کرتا تھا
پھر ایک روز آدم علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے پوچھا ہے کیا آواز ہے جو میرے جسم کے اندر ہوتی
ہے۔ حکم ہوا اے آدم! یہ تسبیح نور محمدی ہے جو تمہارے صلب میں امانت رکھا گیا ہے، یہ تمہارا
نورِ چشم ہے، خاتم النبیین سید المرسلین شفیع المذنبین قائد الغر المحجلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارا حبیب برتر، آخر زمانے کا پیغمبر، تمہاری اولاد میں پیدا ہوگا، یہ سب کے دین کو منسوخ
کرے گا اور اس کا دین اسلام قیامت تک ناسخ رہے گا۔

قصیدہ

محبت میں نبی کے جانِ آدمِ سخت نالاں ہے

یہ فخرِ خاندان، جاہِ ام، شاہِ رسولاں ہے

وَعَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَهْبَطَنِي اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي صُلْبِ
أَدَمَ صَبَغِي اللَّهُ إِلَى الْأَرْضِ وَحَمَلَنِي فِي السَّفِينَةِ مَعَ نُوحٍ نَبِيِّ اللَّهِ وَقَذَفَنِي فِي النَّارِ
فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَزَلْ يُنْقَلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَاتِ إِلَى
الْأَرْحَامِ الرَّاكَيَاتِ إِلَى أَنْ وَصَلَ إِلَى جَدِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ
قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ - وَهُوَ يَسْبُغِي قَرِيشَ - بْنِ غَالِبِ بْنِ
فِهْرٍ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَضْرٍ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ الْيَاسِرِ بْنِ مُضَرَ بْنِ
زَيْرِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ - مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ -

شرح: روایت ہے کہ آدم علیہ السلام نے میوہ منہیہ جو گندم تھا سو بی بی حوا کے کہنے سے کھایا اسی وقت فرشتے ان سے دور بھاگے، تاجِ مرضع سر پر سے اڑ گیا، لباس بہشتی بدن سے خود بخود نکل پڑا، برہنگی کے باعث نخلت زدہ ہو کر جس درخت کی طرف پناہ لیتے وہ درخت اپنی شاخوں کو کھینچ لیتا اور خوف سے الگ ہو جاتا، اسی وقت جبرئیل آئے اور آدم و حوا کو بہشت سے نکال کر زمین پر ڈال دیا؛ کیونکہ یہاں اُن کی نسل جاری ہونا منظور تھا۔ الغرض! کئی برسوں تک حضرت سراندیپ کے جنگل میں اور حوا بجرین کے کنارے پرندامت سے روتے اور دعا مانگتے رہے، آخر ش ایک روز آدم علیہ السلام نے ایسی دعا مانگی کہ اے خدا خالقِ ارض و سما! سید المرسلین

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی برکت سے مجھے معاف کر اور میرے اس فرزند ارجمند کے طفیل سے اس ضعیف باپ پر رحمت فرما۔

اسی وقت دعا قبول ہوئی اور حق تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! ہم نے تیری دعا قبول کی، اگر تمام زمین و آسمان کے رہنے والوں کے واسطے ہمارے حبیب کا نام لے کر دعا مانگتا تو البتہ ہم سب کی بخشش کر دیتے۔ اسی وقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آدم و حوا کی ملاقات کوہِ عرفات پر کروادی اور فرمایا کہ تمہاری گنہگار اولاد میں سے جو اس مقام پر آ کے دعا مانگے گا بے شک مغفرت پائے گا۔

پھر سب طرح کے علم و ہنر ان کو سکھائے، اور وہ بفرغت دنیا میں رہنے لگے، اولاد ہونا شروع ہوئی، چالیس بار وضع حمل ہوا، ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتی تھی؛ مگر شیث علیہ السلام تنہا پیدا ہوئے، ان کی شادی کے لیے جنت سے حور بھجوائی گئی؛ کیونکہ رسولِ آخر الزمان صاحب المجد والبرہان علیہ الصلوٰۃ والسلام من الرحمن کا نور مبارک شیث علیہ السلام کی جبین میں پر طالع و لامع تھا، پھر ان کی اولاد میں نوح نبی اللہ کی پیشانی پر آیا، کشتی من سوار ہو کر طوفان سے نجات پائی۔ ابراہیم خلیل اللہ کی جبین میں پر چمکا، آتش کو گلزار بنا دیا۔ ان سے اسماعیل ذبیح اللہ کو ملا، جس کی قربانی کے عوض دنبہ بحکم و فَدَّيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ جنت سے بھیجوا گیا، ان سے کعبہ شریف، مقام ابراہیم، زمزم و حطیم بلکہ مکہ مشرفہ کا شہر آباد ہوا۔ ان کی اولاد میں عدنان پیدا ہوئے اور اس نور مبارک کے امانت دار بنے، ان سے قبیلہ قریش ممتاز ہوا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَيْشِيِّ
الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

قصیدہ

ہستی میں دو جہاں کے جہاں تک ظہور ہے
دل سے یقین جان محمد کا نور ہے

روایت ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عدنان تک آکیس نام لیے، سو بلا اختلاف بیان ہوئے، آگے آدم علیہ السلام تک معتبر روایتوں سے اٹھائیس آسامی کے نام انتہاء للنسب الشریف یہاں لکھے جاتے ہیں: عَدْنَانُ بن اُدَّ بن اُدَدَّ بن هَمِيْسَع بن سَلَامَانَ بن ثَبَّت بن حَمَل بن قَيْدَار بن اسْمَعِيل عليه السلام ابن ابراهيم عليه السلام بن ازر بن ناخور بن شاروخ بن ارغو بن فالغ بن غاير بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح عليه السلام بن لامك بن مَتَوْشَلَخ بن اَخُوخ بن اَلْيَارَد بن مَهْلَائِيل بن قنِيان بن اَنُوش بن شيث عليه السلام بن آدم عليه السلام۔

روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں بنی آدم کو فضیلت دیا اور تمام بنی آدم میں اہل عرب کو بہتر بنایا، اور تمام عرب میں قوم قریش کو بزرگی بخشا اور تمام قوم قریش میں بنی ہاشم کے قبیلہ کو بزرگتر کیا اور بنی ہاشم کے قبیلہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر خاندان، شاہ رسلان، مالک ناز و جنان، مختار ہر دو جہان (بناکر) ظہور میں لایا۔ اب ان کے سب سے قبیلہ بنی ہاشم اور قوم قریش اور عرب کی بزرگی تعظیم محبت اور تکریم کرنا لازم اور ان کی خاطر سے جمع آل

اطہار و اصحابِ اخیار اور تمام مہاجرین و انصار کی تابعداری و محبت واجب ہوئی۔ قولہ تعالیٰ: قُلْ
لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ۔۔۔ (۳۲)

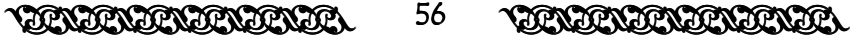
روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ کی نور کی برکت سے حق تعالیٰ نے آپ کے ماں
باپ، دادا پر دادا، اور جمیع اباؤ اجداد کو آدم علیہ السلام تک بت پرستی اور بدکاری سے بچایا، اسی
طرح آپ کی آل اولاد کو شرک و نفاق سے دور اور اپنی حفاظت کے نور سے مسرور کیا، اور آپ
کے وجود کے باعث آپ کی تمام اصول و فروع کو درجہ رفعت و نجات بخشا۔

قصیدہ

گنج مخفی کا اٹھا پردہ بحکم ذوالجلال

نور احمد نے دکھایا سب کو پھر اپنا جمال

روایت ہے کہ جب عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف جو ان ہوئے، بیس
برس کی عمر میں آئے، تو آپ کے نورانی چہرے کو جو دیکھتا عاشق ہو جاتا، اکثر جمیلہ مالدار خاندانی
عورتیں آپ سے شادی کرنے کی رغبت رکھتی تھیں، چنانچہ خشمعیہ بنت مرہ ایسے قبیلہ کی شہزادی
نہایت حسین مالدار اور بہت علم پڑھی ہوئی ملک شام میں رہتی تھی تو ریت اور انجیل میں حضرت
نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور آپ کے قبیلہ و قوم کا پتا دیکھ کر مکہ معظمہ کی طرف
روانہ ہوئی اور چار سو اونٹنوں اور جوہر ابریشم اور متاعِ گراں بہا سے لدوا کر عبداللہ کو نذر دینے کے
لیے ہمراہ لائی؛ لیکن حق تعالیٰ نے یہ درجہ حضرت نبی بی آمنہ بنت وہب بن ہاشم کے نصیب
میں رکھا تھا اور اس گوہر دریائے رحمت کا اسے صدف کیا تھا، اس وقت میں تمام نبی ہاشم کی



لڑکیوں میں حسن و جمال اور عقل و کمال میں بے مثال تھیں۔

ایک روز ان کے والد وہب بن ہاشم کسی کام کو مکہ سے باہر چار کوس پر گئے تھے اور عبداللہ بن عبدالمطلب بھی بدستور معہود شکار کرنے کے لیے جنگل کو تشریف فرما ہوئے تھے اور یہودیوں نے اپنے علما کے کہنے سے کہ آخر زمانے کے پیغمبر مکہ میں قبیلہ نبی ہاشم میں عبداللہ بن عبدالمطلب کے صلب سے پیدا ہونے والے ہیں ان کے قتل کرنے کے ارادے پر شام سے چالیس جوان مسلح سوار مکے کی طرف روانہ کیے تھے، ان سواروں نے عبداللہ کو اکیلا دیکھ کر چاروں طرف سے اسی جنگل میں گھیر لیا اور قتل کا ارادہ کیا۔

اتفاقاً وہب بن ہاشم اسی راہ سے بازگشت کیا اور یہ حال دور سے دیکھا اپنی تنہائی سے کچھ خوف نہ کر کے برادری کے باعث عبداللہ کی نوجوانی اور حسن و جمال پر نظر کر کے کمک کی راہ سے جان فشانے پر مستعد ہوئے، اتنے میں دیکھا کہ آسمان سے چالیس جوان خوب رو، ابلق گھوڑوں پر سوار نیچے اتر آئے اور ان یہودیوں کو ایک لحظے میں زیر تیغ بے دروغ کر کے غائب ہو گئے اور عبداللہ اپنے گھر کو صحیح سالم لوٹ گئے۔

وہب بن ہاشم نے اپنے لواحقوں سے یہ حال بیان کیا اور فرمایا کہ عبداللہ پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہوا ہے، میں اپنی دختر آمنہ کی ان کے ساتھ شادی کر دیتا ہوں۔ غرض اسی عرصے میں عبدالمطلب نے عبداللہ کی شادی جمادی الآخر کی گیارویں تاریخ کو آمنہ بنت وہب سے کر دی اور ساعت محمود اور زمان مسعود میں وہ نور پاک عبداللہ کے صلب سے نقل کر کے حضرت بتی بی آمنہ کے حمل میں قرار پایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ الْعَرَبِيِّ

القریشی التہامی وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

جب دوسرے روز خشمیہ بنت مرہ مکے میں داخل ہوئی اور عبد اللہ سے آکر ملاقات کی ان کے چہرے پر اس نور کی چمک نہ پائی، نہایت غمگین ہوئی اور کہنے لگی کہ آج شب کو تم نے شادی کی ہے۔ عبد اللہ نے فرمایا ہاں۔ تب وہ بولی: خوشحال اس بی بی کے جو مادر نبی حضرت نبی آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس کو مژدہ خوشخبری کا دو، میں مایوس ہو کر اپنے ملک کو پھر جاتی ہوں؛ کیونکہ جس کی قسمت میں یہ بزرگی تھی اسے ملی؛ مگر اے عبد اللہ! تم اس درِ یتیم اور صدر آراے عرشِ عظیم کو اپنی زندگی میں نہ دیکھو گے۔ یہ کہہ کے وہ چلی گئی۔

جب چھ مہینے کا حمل ہوا، عبد اللہ کو مدینہ شریف کا سفر درپیش آیا، بازگشت کے وقت اثنائے راہ میں موضع انیسا میں ان کا انتقال ہو گیا۔ حاملانِ عرش رونے لگے اور خدا کی جناب میں عرض کرنے لگے کہ تیرا حبیب آج یتیم ہو گیا۔ حکم ہوا کہ اب اس کی پرورش اور تربیت خاص ہماری قدرت سے ہوگی، سچ ہے کہ یتیم بچوں کی پرورش کرنے والا خدا ہے۔

قصیدہ

گنجِ مخفی کا اٹھا پردہ بحکم ذوالجلال

نور احمد نے دکھایا سب کو پھر اپنا جمال

قَالَتْ آمَنَةٌ لَّمَّا حَمَلَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَا
أَشْتَكِي الْمَاءَ وَلَا وَجَعًا وَلَا ثِقَلًا وَلَمْ يَحْضُلْ لِي مِنَ الْقَلْقِ مَا يَحْضُلُ لِلْحُبَالَى
فَلَمَّا بَلَغَ حَمْلِي تِسْعَةَ أَشْهُرٍ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَنَامِي كَأَنِّي فِي مَرَجٍ أَخْضَرَ وَفَوْقَ
رَأْسِي شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ عُرُوقُهَا فِي الْأَرْضِ وَأَغْصَانُهَا فِي السَّمَاءِ مَا رَأَى أَحَدٌ مِثْلَهَا
قَطُّ فَبَيْنَمَا أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا إِذْ سَقَطَ مِنْهَا ثَمْرَةٌ فَالْتَقَطْتُهَا فِي فَمِي فَوَجَدْتُ لَهَا

رائحة كالبسك وبياضاً كالثلج وحلوة كالعسل فلما ابتلعها خرج من في
نوراً ملاء ما بين السماء والأرض وسمعت قائلًا يقول: يا أمينة ابشري في أنك
قد حملت بغير العالين، فإذا وضعت شمس الفلاح والهدى فسببه محمدًا
صلّى الله عليه وسلم .

ففي أول شهر من شهور امينة أتأها في المنام آدم عليه السلام و
أعلمها أمها قد حملت بأجل العالم . وفي الشهر الثاني أتأها في المنام إدريس
عليه السلام وأعلمها أمها قد حملت بصاحب القدر النفيس . وفي الشهر
الثالث أتأها في المنام نوح عليه السلام وأعلمها أمها قد حملت بصاحب
النصر والفتوح . وفي الشهر الرابع أتأها في المنام إبراهيم الخليل عليه
السلام وأعلمها أمها قد حملت بصاحب الوجه الجبيل . وفي الشهر الخامس
أتأها في المنام إسماعيل عليه السلام وأعلمها أمها قد حملت بصاحب
المهابة والتبجيل . وفي الشهر السادس أتأها في المنام موسى الكليم عليه
السلام وأعلمها أمها قد حملت بصاحب المكارم والتكريم . وفي الشهر
السابع أتأها في المنام داود عليه السلام وأعلمها أمها قد حملت بصاحب
اللاء المعقود والمقام المحمود والحوض المورود والكرم والجود . وفي الشهر
الثامن أتأها في المنام سليمان عليه السلام وأعلمها أمها قد حملت بسيد
وُلدِ عدنان ونبي آخر الزمان . وفي الشهر التاسع أتأها في المنام عيسى
المسيح عليه السلام وأعلمها أمها قد حملت بصاحب الوجه المليح ولسان
الفصيح والقدر الرفيع والدين الصحيح على الدوام .

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

حضرت بی بی آمنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کے باعث کسی طرح کا درد یا بوجھ معلوم نہ ہوا اور حاملہ عورتوں کو جس طرح ایذا و تکلیف ہوتی ہے ویسی بالکل نہ ہوئی۔ روایت ہے بی بی آمنہ سے کہ جب مجھ کو نواں مہینہ شروع ہوا، ایک شب میں خواب دیکھی کہ ایک درخت بلند ہے زمردیں پتوں کا سنہری رنگ کے میوے اور خوب صورت پھل اس پر لگے ہوئے، جڑ اس کی زمین پر قائم اور شاخیں اس کی آسمان تک پہنچ گئیں اور میں اس کے نیچے کھڑی ہوں، اتفاقاً ایک پھل پختہ اس جھاڑ سے نیچے گرا، میں نے اسے اٹھالیا، خوشبو مشک کی اس سے آئی، بے اختیار اس کو توڑ کر منہ میں ڈالا، مزہ اس کا شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ خنک۔ جب وہ قدرتی میوہ میں نے کھایا تو ایک نور میرے منہ سے ظاہر ہوا کہ تمام آسمان اور زمین کا درمیان روشن ہو گیا اور ہفت اقلیم کے ملک و شہر مجھے نظر آنے لگے اور ہاتھ غیبی کی آواز میں نے سنی کہ وہ کہتا ہے اے آمنہ! مبارکباد ہو تجھ کو اس مولود مسعود اور فرزند محمود کی، وہ بہترین خلائق رحمت عالم ہے اور آفتاب رافت، ہادی نبی جان و بنی آدم ہے۔ جب وہ پیدا ہوا اس کا نام محمد رکھنا۔

روایت ہے آمنہ سے کہ پہلے مہینے میں آدم صلی اللہ علیہ السلام میرے خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے سید المرسلین کا جو تمام عالمین کے لیے باعث رحمت ہے۔ دوسرے مہینے میں ادریس نبی اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے سلطان ملک رسالت کا جو اپنی امت کی شفاعت کا مختار ہے۔ تیسرے مہینے میں نوح نبی اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس پیغمبر کا جو لو اے حمد اور حوض کوثر کا مالک ہے۔ چوتھے

مہینے میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس کا جو خاتم انبیا بنا ہے، جس کے لیے دو جہاں اور زمین و آسمان پیدا ہوا ہے۔ پانچویں مہینے میں اسماعیل ذبح اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس سرور عالم کا جو نسل آدم کا باعث افتخار ہے۔ چھٹے مہینے میں موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس سلطان انبیا، صاحب التاج کا جو براق کا شہسوار اور لیلۃ المعراج کا مہمان خاص ہے۔ ساتویں مہینے میں داؤد محب اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس صاحب اکرام و وجود کا جو حوض مورد اور مقام محمود کا صاحب ہے۔ آٹھویں مہینے میں سلیمان نبی اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس مولود مسعود کا جو کل مخلوق موجود کے لیے باعث امن و امان ہے۔ نویں مہینے میں عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس رسول اللہ ﷺ کا جو اللہ کا خاص حبیب اور خالص محبوب ہے۔

قصیدہ

سید عالم محمد الصلوٰۃ و السلام

تم پہ نازل ہووے بے حد الصلوٰۃ و السلام

روایت ہے کہ جب نبی آمنہ کو رسول اللہ ﷺ حمل میں آئے، فرشتے آپ کو نظر آتے اور مبارک بادی دیتے تھے کہ اے آمنہ! جو نور پاک تمہاری پیشانی میں آیا ہے رسول مقبول پیغمبر آخر الزمان ﷺ ہوگا اور ان کی شریعت تمام عالم میں ظاہر ہوگی جو ان کا حکم قبول کرے گا مسلمان ایمان دار ہو جائے گا اور جو نہ مانے گا کافر ہے گا۔ جب وہ پیدا ہو تو اس نام محمد

رکھنا یعنی حمد کیا گیا؛ کیونکہ جتنی حمد و ثنا کی جائے ازل سے اب تک سب کا مرجع و مورد وہی محمد محمود ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرِينَ
وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَأِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي
كُلِّ وَقْتٍ وَحِينٍ -

روایت ہے کہ بی بی آمنہ سے پرندے چرندے باتیں کرتے تھے اور درخت اپنا سر سجدے کے لیے جھکاتے تھے اور جو تین سال سے مکہ مشرفہ میں غلے کی گرانی تھی سو اس سال کھیتی نہایت ہری ہوئی، دس حصے زیادہ آناج پیدا ہوا، جھاڑوں کو بہت زیادہ بار آیا، جانوروں نے چار حصے زیادہ دودھ دیے، ارزانی آبادی رفاہیت لوگوں میں اس حمل کی برکت سے ظاہر ہوئی۔ حمل کی شب کو بہت معجزے ظاہر ہوئے ازاںجملہ مکے کے نزدیک کوہِ بوقمیس ہے سو نہایت خوشی کے جوش میں آکر ہلتا تھا، کعبہ شریف حضرت بی بی آمنہ کے مکان کی طرف جھکتا تھا، تمام بت اوندھے گرتے تھے، پر چند بت پرست ان کو سیدھا کر کے بٹھاتے پھر بار دیگر گر پڑتے، کعبہ سے آواز نکلی اور اکثر قوم قریش نے سنی کہ اب قریب ہے کہ حق تعالیٰ مجھ کو بتوں سے اور بت پرستوں سے پاک کرے گا۔

روایت ہے کہ اس روز جنگل کے حیوانات کو لوگوں نے ایسا بولتے سنا: حُجِّلَ مُحَمَّدٌ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ یعنی شکر ہے خدا کا کہ آج شب کو محمد پیغمبر آخر الزماں ﷺ اپنی ماں کے حمل میں آئے ہیں۔

روایت ہے کہ جب ربیع الاول کی بارہویں شب آئی، فرشتوں نے خدا کے حکم سے

ایک نورانی علم کعبہ شریف پر نصب کیا اور شیطان کو مقید فرمایا، چنانچہ بلند آواز سے اس نے آہ و وزاری کی۔ علماؤں نے لکھا ہے کہ شیطان چار مرتبہ پکار کر رویا ہے۔ اول جس وقت مردود ہوا اور آسمان سے نکالا گیا۔ دوم جب بہشت سے زمین پر ڈالا گیا۔ سوم جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوئے۔ چہارم جس روز سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔

روایت ہے کہ اس شب کو شیطان نے کوہِ بوقیس پر کھڑا ہو کر اپنی تمام اولاد کو بلایا اور کہا کہ آج رسول آخر الزماں فخر خاندان عدنان ﷺ پیدا ہوتے ہیں، ہماری خرابی اور ہلاکی ان کے ہاتھ سے ظاہر ہوگی، وہ بتوں کو توڑیں گے، شراب، قمار، زنا اور سب افعالِ قبیح کو حرام کریں گے، آسمان پر ہمارا جانا اور وہاں سے خبریں لانا اور کاهنوں کو سنانا بند ہو جائے گا، تمام زمین پر مسجدوں کی بنا ہوگی، ان کی امت سب پیغمبروں کی امت سے زیادہ اور بہتر ہوگی، بسم اللہ بول کر گھر سے باہر قدم رکھیں گے تو تم سب پیچھے ہٹ جاؤ گے، بسم اللہ بول کر گھر میں داخل ہوں گے تو تم سب باہر نکل بھاگو گے، بسم اللہ بول کر کھانا کھائیں گے تو تم سب بھوکے رہو گے، عبادت کا ثواب ان کو ہر کارِ معاش و معاد میں ملے گا، ہمارا ہاتھ ان پر کم پڑے گا، اگر اتفاقاً غفلت سے کسی مسلمان نے ہماری تابعداری کا کام کیا تو پھر بعد اس کے جب توبہ کرے گا سب گناہ معاف ہو جائیں گے اور اگر ذرہ برابر بھی ایمان اس کے دل میں رہے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔

ایسا بیان کر کے خوب سرپیٹ کر رویا، اس کی اولاد نے اس کو بہت دلاسا اور تشفی دیا اور کہا کہ ہم سب ان کے گمراہ کرنے میں بڑی سعی اور کوشش کریں گے تم بے فکر رہو، ہم نے پہلے پیغمبروں کی امت کو کیسا بہکایا تھا اور جیسا چاہیے ویسا گمراہ کیا تھا، ہر چند کہ وہ دراز عمر اور قوی تھے پھر ان کا بہکانا کیا بڑی بات ہے، یہ تو کم عمر اور ضعیف ہیں۔

شیطان نے کہا تمھاری دست رسی ان پر نہ ہوگی جب تک کہ یہ امت آخر الزماں نماز روزے ادا کریں گے، تابع شریعت رہیں گے، علما اور اہل بیت کی عزت و حرمت رکھیں گے، حج، زکوٰۃ بجالائیں گے، ہر شب سوتے وقت توبہ و استغفار پڑھیں گے اور فجر کو بچھونے سے اٹھ کر کلمہ شہادت کا اقرار کریں گے اور تصدیق دل سے عمل بجالائیں گے، مگر جب بخل، غفلت، جہالت، بے علمی اور دنیا کی محبت ان پر غالب ہو جائے گی اور ترکِ راہِ شریعت کریں گے اور امر معروف چھوڑ دیں گے تب البتہ تمھارے دام میں پھنسیں گے اور مرے تک خود کو مسلمان بے گناہ سمجھیں گے اور آخر ایمان کھویں گے، اس وقت میں تم سبھوں سے راضی اور خوشنود ہوں گا، یہ کہا اور سب کو رخصت کیا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔

قصیدہ

طفیل احمد مختار ہم کو اب خدا بخشنے

رضا، ایمان و راحت، شادمانی مدعا خشنے

رُويَ أَنَّهُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلَ النَّاسِ خُلُقًا وَخُلُقًا
وَاجْلَهُمْ ذَاتًا، تَأَمَّرَ الْمَلَاحِةَ، مُكَمَّلَ الْجَمَالَ، مُضِيَّ الْوَجْهِ نَيْرَةَ رَبْعَةَ مُعْتَدِلَ
الْقَامَةِ، لَابَالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ الدَّانِي ذَابِهَاءٍ وَهَيْبَةٍ، اَبْيَضَ اللُّونِ
أَزْهَرَهُ مُشْرَبًا بِمُحْرَةٍ اِرْتَجَّ الْحَاجِبَيْنِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، أَفْلَجَ الْأَسْنَانَ، ضَلِيَعَ الْفَمِ،
أَسْهَلَ الْحَدَّيْنِ، أَدْبَجَ الْعَيْنَيْنِ، وَأَشْكَهْمَا، أَهْدَبَ الْهُدْبِ، وَاسِعَ الْجَبَيْنِ، اِرْقَنَا
الْعُرَيْنِ، عُنُقَهُ كَأَنَّهُ اِبْرِيْقُ فِضَّةٍ، تَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكَبَيْنِ، بَسَطَ الْكَفَّيْنِ،
ضَخَّمَ الرَّاسِ، وَالْقَدَمَيْنِ، مَنَّهُوَسَ الْعَقَبَيْنِ، لَمْ يَجَاوِزْ شَعْرَةَ شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ

وَلَمْ يَبْلُغْ فِي شَعْرِهِ شَيْبٌ سِوَى عِشْرِينَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمَ
النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فَيَسَاعِدُ مَنْ عَايَنَهُ وَنَظَرَ وَمِنْ آيَاتِهِ الْبَيِّنَاتِ
أَنْشِقَاقِ الْقَبْرِ، وَكَلَامِ الْحَجْرِ، وَحَيْنِ الْمَجْدِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزَّالَةَ عَلَيْهِ.



قصیدہ

صَلَوَةُ اللَّهِ عَلَى هَذَا الْأَمِينِ	هـ	إِمَامُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ الْعَالَمِينَ	هـ	بَشِيرٌ فِي الْخَلَائِقِ الْجَمْعِينَ
شَهِيرٌ نَاشِرٌ طَيْبٌ سَخِيٌّ	هـ	شَفِيعٌ شَافِعٌ لِلْمُذْنِبِينَ
حَبِيبٌ حَامِدٌ غَوِيٌّ غِيَاثٌ	هـ	كَرِيمٌ رَاحِمٌ لِلْمُسْلِمِينَ
وَحِيدٌ سَيِّدٌ ظُهُ مُرْمَلٌ	هـ	رَوْفٌ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ
شَهِيدٌ شَهِيدٌ مَشْهُودٌ حَاشِرٌ	هـ	وَلِيُّ الْحَقِّ فِي دُنْيَا وَدِينِ
مَكِينٌ هَادِيٌّ نُورٌ مُحْيِيٌّ	هـ	قَسِيمٌ النَّارِ وَالْجَنَّاتِ حِينِ
مُغِيثٌ الْخَلْقِ فِي دُنْيَا وَعُقْبَى	هـ	رَحِيمٌ مُقْتَفٍ فِي الْعَامِلِينَ
حَفِيٌّ مَهْدِيٌّ دَاجٍ إِلَى اللَّهِ	هـ	عَفْوٌ مُصْلِحٌ لِلْمُؤْمِنِينَ
كَلِيمٌ صَاحِبُ الْبُرْهَانِ سَاطِعٌ	هـ	حَرِيصٌ خَاتَمٌ لِلْمُرْسَلِينَ
مُقَفٌّ جَامِعٌ فَهْمُودٌ أَحْمَدٌ	هـ	نَصِيرٌ نَاصِرٌ لِلْجَاهِدِينَ
نَذِيرٌ أَشْرَفُ الْمَخْلُوقِ صَافِيٌّ	هـ	سِرَاجٌ زَاهِرٌ لِلنَّاسِكِينَ

شرح: روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم صورت خلقت میں اور سیرت اخلاق میں تمام انسانوں سے بہتر ہیں اور شمایل ذاتی اور حسن صفاتی میں سب سے برتر ہیں،

ملاحظت کمال اور کمال جمال بانہایت، چہرہ روشن، نہ پستہ قد اور نہ دراز قامت، میانہ قد تھا بکمال اعتدال، نہ کوتاہ، نہ طوال، صورت پر نورِ ہیبت ظاہر تھا، جاہ و جلال، سفید رنگ چمکتا ہوا، اس میں سرخ نور دکلتا ہوا، کمانِ ابرواں باریک و دراز اور دندان مبارک جدا جدا موتی کا سا انداز، دہان مبارک کشادہ اور دونوں رخسار بھرے ہوئے جس سے نور طور نمایاں، چشمان مبارک سیاہ بڑی بڑی جس کی سفیدی میں سرخ ڈورے درخشاں، مڑگان سیدھی صف باندھے ہوئے خوش نما، پیشانی کشادہ جس میں لوح محفوظ کا نظر آئے سماں، بینی مبارک دراز و بلند اور طرفین سے باریک، پُر نور گردن صراحی دار میناے سیمیں سے بہت دور، سینہ کشادہ شجاعت کی دلیل اور کف دست مبسوط تھیں سخاوت میں مانند سلسبیل، سر بزرگ اور دونوں قدم محکم، اڑیاں نازک، ہمیشہ راہ خدا میں مستحکم، سر کے بال کان کی لو کے برابر رہتے اور ضعیفی میں موئے سفید بیس سے زیادہ نہ تھے، دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت عیاں، حق سے ملا تھا ختم رسالت کا فرمان یعنی بیضہ کبوتر کے مانند گوشت بلند جس میں کلمہ طیب لکھا ہو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ خوش قسمت وہ کہ جس نے اسے دیکھا اور دوزخ کی آنج سے نجات حاصل کیا۔

آپ کے خاص معجزات ظاہرہ میں سے شق قمر کا ہونا، پتھر کا بات کرنا، ستونِ حنا نہ کا رونا اور ہرن کا آداب بجالانا مشہور و معروف ہے۔ ریت پر چلتے تو قدم کا نشان نہ پڑتا، اگر پتھر پر قدم رکھتے موم کے مانند نرم ہو جاتے اور نقشِ قدم مبارک اٹھالیتے، مکھی کبھی بدن مبارک پر نہ بیٹھتی، جس راہ سے گذر کرتے وہاں خوشبو مہکتی، آبر سر پر ہمیشہ سایہ رکھتا، سوکھی لکڑی اپنے ہاتھ سے زمین میں بوتے اسی وقت اس کا جھاڑ ہو جاتا پھر پھولتا اور پھلتا۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ۔

قصیدہ بردہ کے ابیات

ہے محبت کس حبیبِ خاص کی اس جا بیاں

یاد میں جس کے ہواخوں تیری آنکھوں سے رواں

فَلَمَّا اِسْتَدَّ بِاَمْنَةٍ اَلْمَ الظَّلِقِ وَلَمْ يَعْلَمْ بِهَا اَحَدٌ مِنَ الخَلْقِ، بَسَطَتْ
اَكْفَ شِكْوَاهَا اِلَى عَالِمِ سِرِّهَا وَنَجْوَاهَا يَا عَالِمَ سِرِّ مِنَّا لَا تُكْشِفْ سِرِّ عَنَّا
وَاعْطِنَا وَاعْفُو عَنَّا وَكُنْ لَنَا حَيْثُ كُنَّا فَاِذَا هِيَ بِاَسِيْبَةِ اِمْرَاةٍ فِرْعَوْنَ وَمَرِيَمَ
ابْنَةَ عِمْرَانَ وَجَمَاعَةَ مِنَ الخُوْرِ الحِجْسَانِ، قَدْ اَضَاءَ مِنْ جَهْلِهِنَّ المَكَانَ فَذَهَبَ
عَنْهَا مَا تَجِدُهُ مِنَ الاَحْزَانِ بِبَرَكَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت قومہ ، فقالت امنية فبيما انا كذلك اذ دخل علي طائر
عظيم فصار شائبا اغيدا وفي يده قدح مملو شرا ابييض من اللبن واحلى من
العسل واطيب رائحة من المسك الاذفر فناولني اياه وقال لي اشر بي فشربت
ثم قال لي ارتوي فرويت ثم قال لي ازدادني فازددت ثم اخرج يده
المباركة ومز بها علي بطني وقال بسم الله الرحمن الرحيم اظهر يا نبي الله
فوضعت النبي المكرم صلى الله عليه وسلم كالبدر في السما

روایت ہے کہ جس وقت بی بی آمنہ کو وضع حمل کا درد محسوس ہوا، سوائے حق تعالیٰ

کے اور کوئی اس بھید کا واقف نہیں، اس وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کی جناب میں جو ظاہر و باطن
کا جاننے والا ہے دعا مانگنے لگیں: اے واقفِ راز، دانائے اسرار! ہمارا بھید مت کھول، گناہ معاف
کر، اور ہم جہاں اور جس حالت میں ہوں ہمیں بخش دے تو ہمارا نگہبان اور حافظِ حقیقی ہے۔ اتنے

میں بی بی آسیہ فرعون کی عورت اور بی بی مریم عیسیٰ علیہ السلام کی ماں ایک جماعت حوروں کی ہمراہ لے کر آئیں جن کے قدم سے سارا مکان روشن ہو گیا، بی بی آمنہ کے دل میں تنہائی کا جو غم و اندیشہ تھا سب جاتا رہا اور یہ برکت رسول مقبول ﷺ کی ولادت کی مخصوص ہے۔

- روایت قومہ کرنے کی پڑھنا۔ روایت ہے بی بی آمنہ سے کہ میں بیٹھی تھی اتنے میں ایک فرشتہ سفید مرغ کی شکل کا آیا اور ایک انسان کی شکل پر ہو گیا، علماؤں نے لکھا ہے کہ وہ جبریل علیہ سلام تھے جن کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار ایک شراب کا پیالہ تھا، وہ پیالہ مجھ کو دیا اور کہا پی جاؤ، تو میں نے پی لیا۔ کہا کہ سیراب ہو، تو میں سیراب ہوئی۔ پھر کہا اچھی طرح سے زیادہ پیو، تو میں نے اور زیادہ پی لیا۔ اس کے بعد اس فرشتے نے اپنا مبارک ہاتھ میرے شکم پہ ملتے ہوئے کہا: بسم اللہ الرحمن الرحیم ظاہر ہوا ہے نبی اللہ، تو اسی وقت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام چودھویں رات کے چاند کی مانند پیدا ہوئے۔ اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک و سلّم

قصیدہ سلام قومہ

یا نبی سلام علیکم یا رسول سلام علیکم

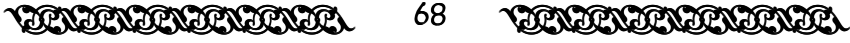
یا حبیب سلام علیکم صلوات اللہ علیکم

نورِ حق سے نور احمد سب سے بہتر سب سے امجد

ہوں دروداں حق کے بجد صلوات اللہ علیکم

یا محمد نام پیارا عرش پر حق نے پکارا

سچ پیہر ہے ہمارا صلوات اللہ علیکم



شمع جمع انبیا ہو برزخ نور خدا ہو
جان دل تم پہ فدا ہو صلوات اللہ علیکم

دو جہاں کی تم کو شاہی اس پہ ہے قرآن گواہی
سب فدا ہے بادشاہی صلوات اللہ علیکم

جب کہ آدم کی جبین پر تھا تمہارا نورِ انور
رحمت حق ہو مقرر صلوات اللہ علیکم

باغِ ابراہیم کے گل ہیں ملائک جسکے بلبل
جمع اسباب و توکل صلوات اللہ علیکم

زبدۂ اولادِ آدم میوۂ بستانِ ہاشم
صاحب مکہ و زمزم صلوات اللہ علیکم

صاحب مہر نبوت سب جہاں پر فیضِ رحمت
حق سے ہے اذنِ شفاعت صلوات اللہ علیکم

خوش و سیلہ ہم کو دائم ذاتِ احمد کا ہے قائم
اعتقاد ایسا ہے محکم صلوات اللہ علیکم

تم ہو مختارِ دو عالم تم خلیقِ خلقِ اعظم
تم ہو محبوبِ مکرم صلوات اللہ علیکم

اشرفُ المخلوقِ انساں سب کے ہو تم شاہِ شاہان
دو جہاں کے نور و برہاں صلوات اللہ علیکم



خاتمہ فاتحہ کے وقت کس دعا

اللَّهُمَّ إِنَّا قَدْ حَضَرْنَا قِرَاءَةَ مَوْلَدِ نَبِيِّكَ الْكَرِيمِ وَرَسُولِكَ الْمُبَارِكِ الْعَظِيمِ
فَافِضْ عَلَيْنَا بِبَرَكَتِهِ لِبَاسَ الْعِزِّ وَالتَّكْرِيمِ وَأَسْكِنْنَا بِجَوَارِهِ فِي جَنَّاتِ
النَّعِيمِ وَ أَنْعِمْنَا فِي الْجَنَّةِ بِالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ يَوْمَ الْعَطِشِ
الْكَبِيرِ وَالْهَوْلِ الْعَظِيمِ وَمَتِّعْنَا فِي الْآخِرَةِ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ اللَّهُمَّ
إِنَّا نَسْتُلُكَ بِجَاهِ هَذَا النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى وَآلِهِ أَهْلِ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ كُنْ لَنَا مُعِيناً
وَمُسْتَعِيناً وَبِوْتُنَا مِنَ الْجَنَّةِ عُرْفاً وَارْزُقْنَا بِجَاهِهِ قَبُولاً وَعِزّاً وَشَرَفاً اللَّهُمَّ إِنَّا
نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ الْمُخْتَارِ وَآلِهِ الْإِطْهَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ وَالسَّادَاتِ
الْأَبْرَارِ أَنْ تُكْفِّرَ عَنَّا الذُّنُوبَ وَالْأَوْزَارَ وَتُحَرِّسَنَا مِنْ جَمِيعِ الْمُنْخَافِ
وَالْأَخْطَارِ وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فِي دَارِكَ دَارِ الْقَرَارِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَّمْنَا مِنْ
يَسِيرِ أَعْمَالِنَا فِي الْإِعْلَانِ وَالْإِسْرَارِ وَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ وَاغْفِرْ لَنَا بِمَغْفِرَتِكَ
فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ بَيْنَنَا هَذَا جَمْعاً مَرْحُوماً وَتَفَرُّقاً
مِنْ بَعْدِهِ تَفَرُّقاً مَبَارَكاً مَعْصُوماً وَلَا تَجْعَلِ اللَّهُمَّ فِينَا وَلَا مِنَّا وَلَا فِي أُمَّةٍ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَقِيحاً وَلَا مَحْرُوماً ، اللَّهُمَّ جُدْ بِلَطْفِكَ وَكَرَمِكَ
لِعَبِيدِكَ الْفُقَرَاءِ الْحَاضِرِينَ وَالْوَالِدِينَ وَالْأَسْتَاذِينَ وَلِإِنِّ أَحْسَنَ الْإِنِّاءِ وَلِإِنِّ
كَانَ سَبَباً لِهَذَا الْجَمْعِ الْعَظِيمِ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ إِنَّكَ قَرِيبٌ مُجِيبٌ الدَّعَوَاتِ وَ قَاضِي

الْحَاجَاتِ يَا مَنْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
وَصَلِّ بِجَلَالٍ وَجِهِكَ عَلَى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَامَامِ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدِ
الْغُرِّ الْمُجْتَلِبِينَ حَبِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ.
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الفاخرة إلى خاتمة النبي صلى الله عليه وسلم واله واصحابه وأولاده
وأزواجه وذرياته واهل بيته وعترته وعشيرته واحبابه وانصاره واتباعه
اجمعين ، اللهم ارسل ثواب هذه الختمة المباركة والصلوة والخيرات
المبذرات والحسنات الى روح حبيبنا وسيدنا افضل الموجودات واشرف
المخلوقات خاتم المرسلين احمد محبتى محمد مصطفى صلى الله عليه وسلم
الى روح بنته البتول سيدة النساء فاطمة الزهراء رضى الله عنها و زوجها
مظهر العجائب سيدنا على ابن ابى طالب رضى الله عنه وابنه سيد الشهداء
ابى عبد الله الحسين وابنه سيدنا امام زين العابدين وابنه سيدنا امام
محمد الباقر وابنه سيدنا امام جعفر الصادق وابنه سيدنا امام موسى
الكاظم وابنه سيدنا امام على موسى الرضا وابنه سيدنا امام محمد التقي
وابنه سيدنا امام على النقى وابنه سيدنا الحسين العسكرى وابنه سيدنا
على اصغر وابنه سيدنا احمد اصغر وابنه سيد محمد وابنه سيد صفى وابنه
سيد امين الدين وابنه سيد محمد راجو وابنه سيد اسد الله وابنه سيد

احمد راجو وابنه سيد على اسد الله وابنه سيد شبر محمد وابنه سيد محمد
صادق شاه الحسينى قدس سره وابنه سيد شير محمد الحسينى وابنه سيد
عبدالفتاح الحسينى وابنه سيد محى الدين الحسينى وابنه سيد زين
العابدين الحسينى وابنه سيد شمس الدين الحسينى وابنه سيد عبدالله
الحسينى گلشن آبادى وابنه سيد عبدالفتاح الحسينى عرف مير اشرف على
عفى الله عنا وعن جميع المسلمين واوصل الينا من بركاتهم فى الدين
والدنيا والاخرة امين يارب العالمين - الفاتحة

سلسله خلفائيه شجره پيران قادر به رحمة الله عليهم اجمعين

بعد حمد و نعت احمد وصف پيروں کا بيان
قادري شجرے کے اسمائیں ہوتے ہیں عیاں

نعت عرفاں ملی حق سے شہِ مرسل کو سب
ان سے پھر حضرت علی نے پائے فیض جاوداں

ان سے پھر ہیں سید الشہدا حسین ابن علی
ان سے زین العابدین ہیں پیشواے اُمتاں

پھر امام باقر ہیں سب اولیا کے بادشاہ
پھر امام جعفر صادق ہیں شاہِ انس و جاں



موسیٰ کاظم ہوئے ان سے جہاں کے رہنما
پھر ہوئے حضرت علی موسیٰ رضا شاہِ زماں

ان سے ہیں یہ شیخ دین معروف کرنی فیضیاب
ان سے ہیں سری سقطی رہنمائے عارفان

شیخ جنید ان سے ہیں سلطانِ جملہ عارفین
پھر ہوئے ہیں شیخ شملی واقف سرنہاں

شہ رحیم الدین عیاض ہیں عاشقوں کے پیشوا
شاہ عبدالقادر یحییٰ ہوئے شاہِ جہاں

یوسف طرطوسی ان سے عارف رازِ آگست
بوالحسن ہنکاری ان سے ہیں جہاں کے پاساں

بوسعید ابن مبارک جو ہیں مخدومی نثر
غوثِ اعظم سید عبد القادر ہیں پیر پیراں

سہروردی ہیں شہاب الدین انھی سے فیضیاب
شہ نظام الدین ہوئے ہیں غزنوی باعزوشاں

شہ مبارک غزنوی پھر ان سے نجم الدین ہوئے
جون پوری ان سے قطب الدین بینادل عیاں

شاہ فضل اللہ بہاری شاہ محمود قادری
شاہ نصیر الدین بہاری پھر تقی الدین پچھاں

پھر نظام الدین بہاری قادری ہیں رازدار
شاہ اہل اللہ بہاری ان سے لائے نعمتاں

شہ محمد جعفر ان سے شہ خلیل الدین ہیں
شہ محمد منعم ان سے ہیں ولایت کے نشاں

ان سے ہیں صوفی محمد ایم صافی ضمیر
آہ صوفی احمد اللہ ہیں بڑے عالی مکاں

شاہ صوفی ہیں بقیت اللہ انھی سے نور بار
ان سے ہیں صوفی دلاور شاہ مرشد خوب مان

کمتریں ہے خادموں میں اُنکے اشرف ذرہ دار
بخش دے اس کو خدا از حرمت ایں دوستاں

جو مریداں قادری کے سلسلے میں آئے ہیں
سب پہ رحمت کر مرے غفار قادر مہربان

پیران سلسلہ چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

حمد حق اور نعت احمد بول ناہوا انصرام
سلسلہ پیران چشتیہ کا پڑھ با احترام

نعمت عرفاں ملی حق سے رسول اللہ ﷺ کو
پھر انہی سے پائے ہیں حضرت علی نے وہ مقام



اُنسے ہیں خواجہ حسن بصری خدا کے خاص دوست
خواجہ عبدالواحد بن زید ہیں دیں کے امام

ہیں فضیل ابن عیاض اُنسے طریقت کے امیر
ان سے ابراہیم ادہم ہیں بلخ کے شاد کام

ہیں حذیفہ مرعشی خواجہ ہبیرہ بصری
خواجہ مشاد دینوری نے پائے کل مرام

ہیں ابواسحاق شامی خواجہ احمد چشتی ہر
ان سے ہیں خواجہ محمد چشتی عالی مقام

ناصر الدین چشتی ان سے پائے ہیں عزو شرف
ان سے پھر مودود چشتی کو ملی نعمت تمام

ان سے ہیں حاجی شریف زندگی پر ذوق شوق
خواجہ عثمان ہارونی ہوئے پھر نیک نام

ان سے ہیں خواجہ معین الدین چشتی سنجر
خواجہ قطب الدین ہیں بختیار کاکی انضمام

ان سے ہیں سید خضر رومی بڑے عالی نسب
بعدہ سید نظام الدین نے پھر پائے نظام

میر سید ہیں مبارک غزنوی ان کے خلیف
ان سے نجم الدین قلندر نے پیدا وحدت کا جام

ان سے قطب الدین بینا دل ہوئے قطب زماں
سید فضل اللہ ان سے پائے ہیں سب احتشام

ان سے ہیں سید تقی الدی قطبی خوش سیر
ان سے ہیں سید نظام الدین قطبی بانظام

پھر محمد منعم ان سے قطب دنیا میں ہوئے
ان سے پھر صوفی محمد دائم ہیں شیریں کلام

پھر ہوئے صوفی دلاور شاہ عالی منزلت
جن سے اشرف کو ملافتاح کا نام کرام

سید محمود قطبی چشتیہ ان سے پیے
پھر ہوئے سید نصیر الدین امام خاص و عام

سید اہل اللہ پھر جعفر حسینی ان سے خاص
ہیں خلیل الدین سید اولیاؤں کے امام

شاہ صوفی احمد اللہ ان سے پائے راز حق
ان سے ہیں صوفی لقیات اللہ حضوری میں دوام

سب مریدوں کو جناب چشت کے دلشاد رکھ
نعمت ہر دو جہاں دے یہ ہے اشرف کا پیام

پیران سلسلہ نقشبندیہ بو العالیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

بعد حمدِ حق لکھوں نعتِ نبی خیر البشر
نقشبندی سلسلہ کا ہے بیاباں سرسبز

حق نے جب نعمت دیا محبوب کو اپنے تمام
بعد ان کے پھر ہوئے صدیق اکبر مشہور

اُنسے ہیں پھر خواجہ سلیمان فارسی عالی وقار
حضرت قاسم ہوئے پیر طریقت باوقار

اُنسے پھر حضرت امام جعفر و صادق ہوئے
بایزید بوسطامی خواجہ عالی قدر

بو الحسن خواجہ ہیں پھر فانی انھی سے فیضیاب
ان سے ہیں خواجہ ابوالقاسم جو گرگانی نثر

بو علی پھر ہو گئے ہیں خواجہ والانسب
خواجہ یوسف ہیں کے ہمدانی بڑے باکروفر

خواجہ عبدالخالق ان سے عجد وانی پھر ہوئے
خواجہ عارف ریولیری دین کے ہیں راہبر

خواجہ محمود ابوالخیر ان سے پائے رازِ حق
ان سے ہیں خواجہ علی رامستی نیکو سیر



ہیں محمد خواجہ بابائے سماسی ولی
ان سے ہیں سید امیر دلال بالطف نظر

پھر ہوئے خواجہ بہاء الدین غوث نقش بند
حضرت یعقوب چرنخی پھر ہوئے ہیں معتبر

خواجہ عبداللہ احراری ہوئے پھر پیشوا
خواجہ عبدالحق ہوئے پھر سید عبداللہ ہنر

بوالعلا وہ میر سید قطب عالم پھر ہوئے
شہ محمد دوست ان سے فیضیاب و بہرہ ور

شاہ فرہادان سے ہیں صوفی لقب صافی ضمیر
میر اہل اللہ ہوئے ہیں ان سے شاہ بحر و بر

ان سے ہیں سید خلیل الدین شاہ عارفان
ان سے ہیں صوفی محمد منعم عالی قدر

اُن سے ہیں صوفی محمد داہم حق سے بہرہ یاب
شاہ صوفی احمد اللہ اہل فیضان و اثر

ہیں لقیۃ اللہ انھی کے جانشین صوفی ولی
ہیں دلاور شاہ انھی سے فیضیاب و مقتدر

اشرف مسکین انھی کا خاکِ پادل سے بنا
از طفیل اولیا خالق تو ہم پر فضل کر

پیران سلسلہ سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

بعد حمد حق کہوں نعت محمد مصطفیٰ

سہروردی سلسلہ پیروں کا لکھتا ہوں بجا

ظاہر و باطن کی نعمت حق دیا احمد کو سب

ان سے پھر شاہِ ولایت ہیں علی مشککشہ

بعد اُنکے ہیں حسین بن علی سب کے امام

پھر ہیں زین العابدین شاہ و امام و پیشوا

ہیں محمد باقر ان کے بعد شمع معرفت

ہیں امام جعفر صادق سبحوں کے پیشوا

ہیں امام موسیٰ کاظم دلیل مومنین

دین و دنیا میں وسیلہ ہے علی موسیٰ رضا

اُنسے ہیں معروف کرنخی پیشواے اہل دین

خواجہ سری سقطی ہیں ہمارے رہنما

سید قوم ان سے ہیں جنید بغدادی عیاں

خواجہ مشاد دینوری کو پھر درجہ ملا

خواجہ احمد اسود دینوری ہیں ان سے نشر

خواجہ معروف عجبی پھر ہیں شاہِ ابتدا



خواجہ وجہ الدین ابو حفص دولت آبادی ہوئے
بو نجیب ہیں سہروردی وہ ضیاء الدین بحبا

خواجہ سیف الدین و نجم الدین بکری پھر ہوئے
خواجہ بدر الدین و رکن الدین بڑے اہل صفا

خواجہ نجم الدین ہوئے فردوسیہ ان سے نشر
شیخ شرف الدین وہ یحییٰ منیری پڑھیا

ان سے ہیں شیخ مظفر شمس بلخی آشکار
شیخ حسین ہیں نوشہ توحید مقبول خدا

شیخ بلخی حضرت مخدوم ہیں والا قدر
شیخ بہرام اور ہیں ایوب کا ہے باوفا

شیخ علاء الدین قاضی شاہ پھر ان سے ہوئے
بوالفتح شطاری ان سے ہیں ہدایت کے سما

شاہ رکن الدین شطاری و سید اشرف ہیں
بعد سید وہ مبارک ان سے ہیں پائے جلا

میر سید وہ خلیل اللہ محمد فیض یاب
شہ محمد منعم ان سے صوفی باطن صفا

شہ محمد ایم ان سے ہیں بنے صافی ضمیر
شاہ صوفی احمد اللہ نے کی ان کی اقتدا

ان سے ہیں صوفی لقیۃ اللہ مشہورِ زماں
ہیں دلاور شاہ ان سے صاحبِ فیضِ علا

اشرفِ مسکین نے سران کے قدم پر ہے رکھا
جن کے باعث سے ہو حاصل دو جہاں کا مدعا

سب مریدوں کو خدا یا بخش دے دل کی مراد
از طفیلِ تابعانِ انبیاء و اولیاء

تمام شد

یہاں پر آکر کتاب 'الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات' اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد چند ایک معروف شعرا کے قطعہ ہائے تاریخ درج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ۱۲۸۵ھ میں تالیف ہوئی ہے؛ مگر چونکہ وہ قصائد بہت ہی خستہ اور حروف کافی شکستہ ہیں؛ اس لیے یہاں انھیں نقل کرنے سے احتراز کیا جا رہا ہے، اگر باذوق قارئین اس کو پڑھنے کے آرزو مند ہوں تو پھر اصل کتاب کی طرف رجوع لائیں۔ ان میں سے پہلا قطعہ تاریخِ عمدۃ الشعراء فصیح البلاء منشی امیر الدین نزہت کا ہے جنھوں نے 'مدح خیر المرسلین' سے استخراجِ سالِ تصنیف کیا ہے۔ دوسرا شیریں کلام فصاحت نظام شیخ عبدالقادر وفا کا ہے جنھوں نے 'باغِ بنی مصطفیٰ' سے مادہ تاریخ نکالا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ منظوم مادہ ہائے تاریخ درج ہیں۔ خداوند جلیل اس کارِ خیر کو اپنی بارگاہِ صمدیت میں شرفِ قبولیت سے بہرہ یاب فرمائے اور موکلف و مرتب و ناشر و معاونین سب کے لیے توشہ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ طہ و یس علیہ السلام۔

[محمد افروز قادری چریاکوٹی]